COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

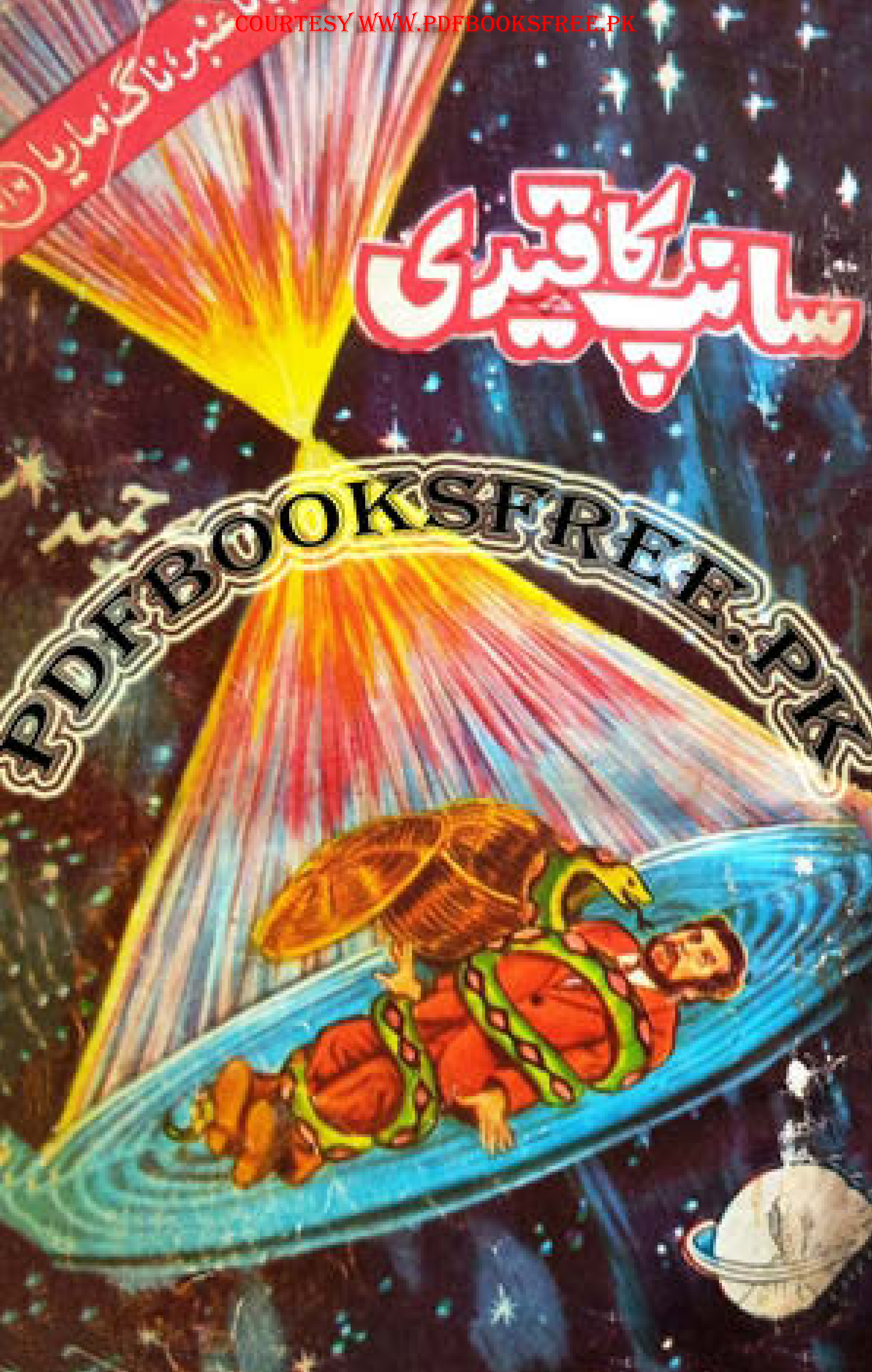

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرا

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن خلا میں

سانپ کا قیدی

اے۔حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

پنڈی گھیپ سے عزیزہ مونا لکھتی ہیں کہ انکل میں آپ کی کہانیاں بھی شوق سے پڑھتی ہوں اور اسکول کی پڑھائی بھی محنت سے کرتی ہوں۔ اس بار میں اپنی کلاس میں فسٹ آئی ہوں۔ ہزار میں سات سو بیس نمبر حاصل کیے ہیں۔ بھئی عزیزہ مونا ہم آپ کو کلاس میں فسٹ آنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دوسرے ساتھی بھی اسی طرح جی لگا کر اسکول کی پڑھائی کریں۔ اور پہلی پوزیشن حاصل کر کے والدین اور ملک و قوم کا نام روشن کریں۔ کوئٹہ سے انجم اور کراچی سے سلیم سلطان صاحب نے بھی امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ ہم ان سب دوستوں کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے سارے ساتھی اپنی تعلیمی سرگرمیاں لگن کے ساتھ جاری رکھیں گے اور فرصت کے وقت عنبر ناگ ماریا سے جی بہلائیں گے۔ تاکہ وہ پھر سے تازہ دم ہو جائیں۔

تمہارا انکل

اے حمید

۴۵۴۔ این راوی چمن، سمن آباد لاہور

قیمت ۱۵ روپے

[illegible]

[illegible]

ناشر: [illegible]

[illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فہرست

کیٹی کا فرار
دُھندلا طلسمی چہرہ
سانپ کا قیدی
اہرام کا تابوت
ستان جزیرے کی روشنی

کیٹی کا فرار

"شناختی کارڈ" کیٹی نے ذعیب سے کہا۔

سپاہی نے کہا۔

"ہاں! اپنا شناختی کارڈ دکھاؤ۔"

کیٹی نے ایک سیکنڈ میں حالات کا جائزہ لیا۔ دونوں سپاہی اس کے پاس کھڑے تھے اور خلائی شٹل کی سیڑھیاں کیٹی کے بالکل سامنے تھیں۔ کیٹی کا بھانڈا پھوٹنے والا تھا۔ شناختی کارڈ کے بغیر سپاہی اسے خلائی شٹل میں جانے کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ اور شناختی کارڈ کیٹی کے پاس نہیں تھا۔ اچانک ایک سپاہی نے کیٹی کو گھور کر دیکھا۔

"میں نے تمہیں پہلے یہاں نہیں دیکھا۔ کون ہو تم؟"

اب دوسرا سپاہی بھی چوکس ہو گیا۔ کیٹی نے اپنی نیلی پتلون کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کہا۔

"دکھاتا ہوں شناختی کارڈ۔ گھبراتے کیوں ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیکن کیٹی نے جس جیب میں ہاتھ ڈالا تھا اس میں شناختی کارڈ کی بجائے خلائی پستول تھا۔ ایک لمحے کے اندر اندر کیٹی نے جیب سے پستول نکالا اور اپنے سامنے کھڑے سپاہی پر فائر کر دیا۔ ایک دھماکے سے سپاہی ہوا میں بھسم ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ دوسرا سپاہی خلائی گن سے حملہ کرتا۔ کیٹی نے اس پر بھی فائر جھونک دیا۔ دوسرا دھماکہ ہوا اور دوسرا سپاہی بھی بھسم ہو گیا۔

کیٹی نے سیڑھی پر چھلانگ لگا دی اور تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی شٹل کے اندر گھس گئی۔ فائر کے دھماکے کی آواز سن کر اوپر والے باقی سپاہی بھی دروازے کی طرف دوڑے۔ کیٹی ایک دم سے فرش پر لیٹ گئی اور اس نے فائرنگ شروع کر دی۔ ایک فائر کیٹی سے بالکل قریب آ کر لگا۔ کیٹی اچھل کر دوسری طرف ہو گئی اور اس کا پستول دھڑا دھڑ فائر کرنے لگا۔ دیکھتے دیکھتے باقی سپاہی بھی خلائی شعاعوں کی زد میں آ کر بھک سے اڑ گئے۔

یہ جنگ دیکھ کر پہرے دار خلائی شٹل کی طرف فائر کرتے دوڑے۔ مگر اس دوران میں کیٹی نے خلائی شٹل کا آٹومیٹک دروازہ بند کر دیا تھا۔ وہ خلائی جہازوں کی تکنیک جانتی تھی۔ وہ خلاباز تھی اور اس نے خلائی پرواز کی پوری ٹریننگ لی ہوئی تھی۔

سب سے پہلے کیٹی نے خلائی شٹل کی کے دونوں کمروں میں گھوم کر دیکھا۔ وہاں اب کوئی دشمن کا سپاہی نہیں تھا۔

کیٹی کاک پٹ میں بیٹھ گئی۔ اس نے سارے سوئچ اون کر دیئے۔ خلائی شٹل لرزنے لگی۔ اس کا انجن سٹارٹ ہو گیا۔ ایک بے پناہ شور کے ساتھ شٹل نے پیڈ پر سے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ دیکھتے دیکھتے وہ زمین سے ہزاروں فٹ کی بلندی پر آ گئی۔ کیٹی نے دوسرا بٹن دبا دیا۔ خلائی شٹل کا سب سے طاقتور انجن سٹارٹ ہو گیا۔ شٹل کو ایک زبردست دھچکا لگا اور وہ تیزی سے اوپر خلا کی طرف بڑھنے لگی۔ چند سیکنڈ میں خلائی شٹل کیٹی کے سیارے سے ہزاروں کلومیٹر کی بلندی پر جا چکی تھی اور پھر وہ اس کے مدار سے نکل کر خلا میں روانہ ہو گئی۔

کیٹی نے سکھ کا سانس لیا۔ اسے ایک بات کا شدید احساس تھا کہ عنبر کا قیمتی شیشہ سیارے کے لیڈر اوٹانگ کے پاس ہی رہ گیا تھا۔ لیکن کیٹی کے لیے اپنی جان بچانے کا کام سب سے زیادہ اہم تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عنبر کو بھی قیمتی شیشے کا افسوس نہیں ہو گا۔ کیٹی نے اب آسٹرو چارٹ کو غور سے دیکھا۔ راڈار سکرین پر ستاروں کا جائزہ لینے کے بعد اس نے کمپیوٹر پر ان کا تجزیہ کیا۔ تو معلوم ہوا کہ زمین کا نظام شمسی سات سو اعشاریہ زیرو ایک کی ڈگری پر تھا۔ کیٹی نے اس سمت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی شٹل کا رخ مقرر کر دیا۔

شٹل نے زمین کی طرف اپنا سفر شروع کر دیا۔

کیٹی واپس زمین پر پہنچنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عنبر ناگ ماریا زمین پر ہی ہیں۔ ہاں البتہ اسے اپنے ساتھی تھیوسانگ کا ضرور خیال آ رہا تھا کہ نہ جانے خلا میں وہ کس سیارے پر ہوگا؟ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ بھی کسی نہ کسی زمین پر واپس عنبر ناگ ماریا کے پاس پہنچ گیا ہو۔

خلائی شٹل کی سکرین پر کیٹی نے نظر ڈالی تو اسے اپنا وطن سیارہ کروڑوں میل کے فاصلے پر نظر آیا۔ یہ کیٹی کا وطن تھا مگر اس کی مخلوق اس کی دشمن بن گئی تھی۔ یہ سیارہ ایک چھوٹے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اس خلائی شٹل کی رفتار کروڑوں میل فی گھنٹہ کی تھی۔ خلا میں اسے اس رفتار کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا کیونکہ اس کے ارد گرد کوئی ایسی شے نہیں تھی جس کو پیچھے جاتے دیکھ کر کیٹی کو احساس ہوتا کہ اس کی رفتار کتنی تیز ہے۔

خلا میں نہ دن تھا نہ رات۔ خلا میں اندھیرا تھا۔ دور کروڑوں میل، اربوں میلوں کے فاصلے پر ستارے انگاروں کی طرح دہک رہے تھے۔ جو سیارے تھے یعنی جو خود آگ کے گولے نہیں تھے۔ بلکہ ہماری زمین کی طرح ٹھنڈے پتھر کے گولے تھے۔ وہ اپنے قریبی سورج کی روشنی میں چمک رہے

تھے۔

پیارے دوستو! یہ تو تم لوگوں کو معلوم ہی ہوگا کہ کائنات کے خلا میں ایک تو سیارے ہوتے ہیں۔ دوسرے ستارے ہوتے ہیں۔ سیارے ہماری زمین کی طرح ہوتے ہیں جو خلا میں اپنی خاص مدت پوری کرنے کے بعد ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اور گھومتے رہتے ہیں۔ یہ خود روشن نہیں ہوتے بلکہ قریبی کوکب ان کو روشن کرتے ہیں۔ جو ستارے ہوتے ہیں وہ ہمارے سورج کی طرح ہوتے ہیں۔ جو بے پناہ آگ میں دہک رہے ہوتے ہیں۔ ان میں ایٹموں کے پھٹنے کا عمل جاری رہتا ہے جس سے ان میں ہر وقت گیسیں جلتی رہتی ہیں۔ اور زبردست ایٹمی توانائی خارج ہوتی رہتی ہے۔

کیٹی کی خلائی شٹل کا جو راستہ متعین تھا وہ دہکتے ہوئے ستاروں سے کروڑوں میل کے فاصلے پر سے ہو کر گزرتا تھا۔ چنانچہ اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ کیٹی کے شٹل کی رفتار چونکہ انتہائی تیز تھی اس لیے خلا میں شٹل کا فاصلہ کر زیادہ طے ہو رہا تھا۔ مگر وقت تھوڑا گزر رہا تھا۔ ہماری دنیا کے حساب سے خلا میں کیٹی کا ایک دن اور ایک رات گزری ہوگی۔ مگر شٹل نے اربوں میل کا فاصلہ طے کر لیا تھا۔ دنیا پر نہیں اپنی کسی بھی ٹرین یا ہوائی جہاز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بیٹھ کر یہ فاصلہ طے کرنے میں شاید سینکڑوں سال تک جاتے مگر کیٹی نے ایک دن اور ایک رات میں یہ فاصلہ طے کر لیا تھا۔ شٹل خلا میں دوڑتی چلی جا رہی تھی۔

خلا میں اپنی دنیا کے حساب سے کیٹی کو ایک ہفتہ گزر گیا۔ آٹھویں روز کیٹی نے سکرین پر نظر ڈالی تو اسے دور ایک نیلا سیارہ بڑی تیزی سے چمکتا نظر آیا۔ اس سیارے کے نیچے کی جانب سے بھی ایک لمبوتری نیلی روشنی نکل کر خلا میں پڑ رہی تھی۔ اب سکرین پہ کیٹی نے دیکھا کہ یہ ایک ناشپاتی کی شکل کا بہت بڑا سیارہ ہے۔ جس کے اوپر کا حصہ تاریکی اور نیچے کا حصہ نیلا تھا۔ اس نچلے حصے میں سے نیلی روشنی ایک آبشار کی طرح خلا میں پڑ رہی تھی۔ کیٹی کا شٹل اسی طرف جانے لگا۔ کیٹی نے شٹل کا رخ بدلنے کی کوشش کی مگر اس سیارے کی کشش اتنی زیادہ تھی کہ وہ اپنی شٹل کا رخ نہ بدل سکی۔

کیٹی کی نگاہیں سکرین پہ سیارے کو تک رہی تھیں۔ اس نے اب ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔ خلا میں سے ایک گول نیلی روشنی کا دائرہ تیرتا ہوا نیلے سیارے کی آبشار والی روشنی کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ دائرہ ایک گول نیلے تختے کی طرح تھا۔ اچانک کیٹی کے حلق سے ایک چیخ سی نکل گئی کیونکہ اس نے دیکھا کہ تختے پر ایک انسان لیٹا تھا جس کے

جسم کے گرد ایک بہت بڑا سانپ لپٹا ہوا تھا۔ پاس ہی سانپ کی پٹاری کھلی پڑی تھی۔ یہ انسان بالکل اپنی زمین کے انسان کی طرح کا تھا اور اس کا چہرہ دہشت زدہ تھا۔ آنکھیں خوف سے پھٹی ہوئی تھیں کیونکہ سانپ کا منہ اس بدقسمت انسان کے چہرے کے بالکل اوپر تھا اور سانپ کی زبان بار بار باہر نکل رہی تھی۔

"یا خدا یہ کیا قصہ ہے؟" کیٹی نے اپنے دل میں کہا۔

یہ سانپ اور انسان والا نیلی روشنی کا تختہ جب سیارے سے نکلنے والی نیلی روشنی کی زد میں آیا تو اس روشنی نے اس کو اوپر کو کھینچنا شروع کر دیا۔ کیٹی کی خلائی شٹل اس وقت نیلی روشنی کی آبشار کے عین نیچے پہنچ گئی تھی۔ کیٹی نے شٹل کے گلوب میں دیکھا کہ نیلی روشنی بدقسمت انسان کو اوپر ہی اوپر کھینچے لیے جا رہی تھی۔

کیٹی نے ایک بار پھر اپنی خلائی شٹل کو دوسری طرف لے جانے کی کوشش کی مگر اب اس کی خلائی شٹل نیلے سیارے کی کشش کی زد میں آ چکی تھی اور اسے اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا تھا۔ خلائی شٹل اب کیٹی کے اختیار میں نہیں تھی۔ وہ سیارے کی طرف کھنچتی چلی جا رہی تھی۔ کیٹی نے اب جدوجہد چھوڑ دی اور یہ سوچا کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شٹل اب ایسے زاویے پر سیارے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ کیٹی کو سکرین پر نیلی روشنی کے جال میں پھنسا ہوا سانپ میں لپٹا بدقسمت انسان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ یہ انسان اور سانپ والی نیلی روشنی سیارے کی زمین کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ زمین پر اونچے مخروطی پہاڑ بھی نظر آنے لگے تھے۔ کہیں کہیں کیٹی کو گہرے سبز دھبے دکھائی دیئے جو یقیناً درخت تھے۔

تو کیا اس سیارے پر زمین ایسے حالات تھے۔؟ اگر ایسے حالات نہ ہوتے تو انسان نظر نہ آتا جس کو سانپ نے جکڑ رکھا تھا۔

ہمارے نظام شمسی میں ہماری زمین سورج سے ایک ایسے نپے تلے خاص فاصلے پر آ گئی کہ یہاں زندگی نے جنم لے لیا۔ خلا میں ہزاروں، لاکھوں کروڑوں کہکشائیں ہیں اور ان میں اربوں نظام ہائے شمسی ہیں۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اگر خلا کے کسی بھی نظام شمسی میں کوئی سیارہ سورج سے اتنے فاصلے پر آ جائے جتنا فاصلہ کہ ہماری زمین کا سورج سے ہے تو یقیناً اس سیارے پر بھی ہماری زمین جیسے حالات اور موسم پیدا ہو جائیں گے اور وہاں زندگی جنم لے لے گی۔ اور ایک خاصی مدت کے گزرنے کے بعد وہاں ہم جیسے انسان چلتے پھرتے نظر آنے لگیں گے۔

کیٹی کو خیال آیا کہ ہو سکتا ہے یہ سیارہ اس نظام شمسی کے سورج کے اتنے ہی فاصلے پر ہو جتنے فاصلے پر ہماری زمین ہے اور یہاں انسان رہتے ہوں بہرحال ابھی تک کیٹی کسی نتیجے پر نہیں پہنچی تھی۔ اسے یہ بھی خیال آ رہا تھا کہ اگر یہاں بھی دشمن مخلوق رہتی ہے تو اس کی جان پھر خطرے میں پڑ جائے گی۔ لیکن اس کا اختیار خلائی شٹل پر نہیں رہا تھا۔ خلائی شٹل تیزی سے اپنے آپ نیچے سیارے کی زمین کی طرف چلی جا رہی تھی جو انسان سانپ کی لپیٹ میں تھا۔ اسے روشنی کی نیلی آبشار اپنے ساتھ لے کر سیارے کی زمین کے مغرب کی طرف چلی گئی تھی۔ اس سیارے پر دن کا وقت تھا۔ یہاں بھی مغرب کی طرف سورج غروب ہو رہا تھا۔ کیٹی محسوس کر رہی تھی کہ اس سیارے کے حالات ہماری زمین سے بہت ملتے جلتے تھے۔

اس کا خلائی جہاز اب زمین کی سطح سے زیادہ دور نہیں تھا۔ کیٹی کو سکرین پر اونچے اونچے گھنے درخت صاف دکھائی دے رہے تھے۔ غروب ہوتے سورج

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی روشنی میں اِن درختوں کے سائے لمبے ہو رہے تھے سانپ کی کنڈلی میں لپٹا ہوا انسان نیلی روشنی کے ساتھ ہی غائب ہو چکا تھا۔

کیٹی نے دیکھا کہ جس جگہ اس کی خلائی شٹل اُتر رہی تھی وہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ بالکل ویرانہ تھا جہاں زمین اونچی نیچی تھی۔ اور درختوں کے جھنڈ کہیں کہیں شام کی ہوا میں لہرا رہے تھے۔ کیٹی نے شٹل کی سپیڈ کو کنٹرول کر رکھا تھا۔ اس نے ایک بٹن دبایا تو دیوار میں ننھا سا سوراخ کھل گیا۔ یہاں سے جو ہوا اندر آئی اس میں تازگی، ٹھنڈک اور آکسیجن موجود تھی، آسمان پہ اس نے کچھ پرندے بھی اُڑتے ہوئے دیکھے۔ ہوا میں سبزے کی دھیمی دھیمی خوشگوار مہک تھی۔

کیٹی کی خلائی شٹل آہستہ درختوں کے درمیان ایک کھلی جگہ پر جا کر لگ گئی۔ کیٹی نے سارے انجن بند کر دیئے۔ اور شٹل کے اندر کی ساری بتیاں بھی بجھا دیں۔ یہ سب کچھ اس نے احتیاط کے طور پر کیا کیونکہ وہ ایک ایسے اجنبی سیارے پر آ گئی تھی جس کی فضا اگرچہ عنبر ناگ ماریا کی زمین سے بالکل ملتی تھی پھر بھی اُسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہاں کی مخلوق ترقی کے کس دور میں ہے۔ ہو سکتا ہے یہاں انسان ابھی وحشی دور سے گزر رہا ہو اور کیٹی کے ساتھ کوئی

حادثہ پیش آ جائے۔

ابھی دن کی روشنی تھوڑی باقی تھی۔ کیٹی شٹل سے باہر نکل آئی۔ اس کے پاس خلائی گن موجود تھی۔ اس نے چاروں طرف ایک گہری نگاہ دوڑائی۔ درخت کافی گھنے تھے۔ کیٹی نے ایک گرے ہوئے پتے کو اُٹھا کر دیکھا۔ یہ ایسے درخت کا پتا تھا جو عنبر ناگ ماریا کی زمین پہ پانچ ہزار سال پہلے ہی پایا جاتا تھا۔ کیٹی کو اچانک خیال آیا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ سیارہ ابھی اپنی تہذیب کے ابتدائی دور سے گزر رہا ہو اور یہاں پر ایسے حالات ہوں جیسے کہ عنبر ناگ ماریا کی زمین پہ پانچ ہزار برس پہلے تھے؟

اپنی زمین کے انسانوں ایسی شکل صورت کے ایک انسان کو کیٹی نے سانپ میں جکڑا ہوا بھی دیکھا تھا جس کو نیلی روشنی کی آبشار ایک طرف لے گئی تھی: اس سے تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہاں کے لوگ سائنس میں بہت آگے ہیں اور انہوں نے کوئی ایسی نیلی روشنی ایجاد کر رکھی ہے جو انسان کو خلا سے نکال کر ان کی زمین پہ لے آتی ہے۔ لیکن یہ جادو یا طلسم بھی ہو سکتا تھا۔ کیونکہ کیٹی نے اس زمین کے سیارے کے ارد گرد کسی خلائی ساکٹ کو اُڑتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

کیٹی ابھی اس زمین کی سائنسی ترقی کے بارے میں کسی نتیجے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر نہیں پہنچ سکی تھی. بہرحال اس کی خلائی شٹل اس سیارے کی کشش کی وجہ سے یہاں اُترنے پر مجبور ہو گئی تھی اور اب کیٹی نے یہ معلوم کرنا تھا کہ وہ دشمنوں کے درمیان آگئی ہے یا دوستوں کے درمیان؟

کیٹی نے اپنی خلائی شٹل پر ایک نگاہ ڈالی. یہ خلائی شٹل زیادہ بڑی نہیں تھی. وہ خاموش کھڑی تھی. کیٹی ایک پتلی سی پگڈنڈی پر چل پڑی جو جنگل کے ایک جھنڈ میں چلی جا رہی تھی. دھوپ کا رنگ سنہری ہونے کے بعد اب قرمزی ہونے لگا تھا اور شام کے سائے درختوں کے نیچے پھیلنا شروع ہو گئے تھے.

کیٹی بڑی احتیاط سے چاروں طرف سے چوکس ہو کر چل رہی تھی۔ خلائی پستول اس کے ہاتھ میں تھا اور ہاتھ اس نے نیلی پتلون کی جیب میں ڈال رکھا تھا. وہ ذرا سے خطرے پر ایک سیکنڈ میں پستول نکال کر فائر کر سکتی تھی. جنگل میں آگے جا کر اس نے درختوں پر پرندوں کے بولنے کی آوازیں سنیں یہ آوازیں چڑیوں کی چہکار سے ملتی جلتی تھی.

آگے جا کر جنگل گھنا ہو گیا. یہاں اندھیرا بڑھ گیا تھا. کیٹی نے اچانک شیر کی دھاڑ سنی. وہ تیزی سے درخت کے پیچھے ہو گئی. شیر کی دھاڑ کچھ فاصلے پر سے آئی تھی. دوسری بار شیر کی دھاڑ دور سے سنائی دی. شیر کہیں دور چلا گیا تھا

تو گویا یہاں شیر بھی تھے. صاف ظاہر تھا کہ اس سیارے پر ہو بہو وہی فضا اور وہی حالات ہیں جو زمین پر تھے.

جنگل ختم ہو گیا. اب کیٹی کے سامنے ایک چھوٹا سا ویران میدان تھا. جس میں اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی. سورج غروب ہو گیا تھا. شام کے اندھیرے نے ہر شے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا. کیٹی اس میدان سے بھی گزر گئی.

اُسے دور کچھ روشنیاں نظر آئیں. یہ روشنیاں چراغوں کی طرح جھلملا رہی تھیں. کیٹی اُن روشنیوں کی طرف چلنے لگی. اب اس نے دیکھا کہ کچھ فاصلے پر ایک شہر کی چار دیواری بنی ہے جس کے اوپر برج بنے ہیں اور ہر برج میں ایک مشعل روشن ہے. مشعل کی روشنی میں کہیں کہیں زرہ پوش سپاہی نیزے ہاتھوں میں لیے پہرہ دے رہے تھے. کیٹی کو یقین ہو گیا کہ اس سیارے کی زمین اپنی تہذیب کے ابتدائی دور میں سے گزر رہی ہے اور سپاہی ابھی نیزوں اور تلواروں سے لڑتے ہیں. بجلی بھی ایجاد نہیں ہوئی ہے اور لوگ مشعلیں جلا کر روشنی کرتے ہیں. اس شہر کے بڑے دروازے تک ایک ایسی سڑک جا رہی تھی جس پر پتھر چنے گئے تھے.

کیٹی کو کہیں بجلی کا کھمبا، موٹر، ٹیلی فون کے تار اور ماڈرن زمانے کی کوئی نشانی وہاں نہیں ملی. اب وہ سوچ میں پڑ گئی.

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئی کہ شہر میں داخل ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ اس نے جدید زمانہ کی نیلی خلائی ٹکیوں والی وردی پہن رکھی تھی۔ اس کے سر پر نیلی ٹوپی بھی تھی۔ کہیں لوگ اسے کسی دشمن سیارے کی عورت سمجھ کر مار نہ ڈالیں۔

کیٹی ایک جھنڈے کے پاس کھڑی ہو کر سوچنے لگی۔ جب رات کا اندھیرا گہرا ہو گیا تو کیٹی آگے بڑھی۔ زیادہ دیر وہاں کھڑے رہنا بیکار تھا۔ اسے بہرحال شہر میں داخل ہو کر معلوم کرنا تھا کہ وہ کس سیارے پر ہے اور یہاں کیسے لوگ آباد ہیں۔

کیٹی شہر کے دروازے کے قریب پہنچ کر ایک جگہ رک گئی۔ شہر کا دروازہ پرانا اور اونچا تھا۔ اس کا ایک پٹ کھلا ہوا تھا اور دو پہرے دار جنہوں نے لوہے کے سینہ پوش پہن رکھے تھے نیزے لیے وہاں پہرہ دے رہے تھے وہ سپاہی شہر میں داخل ہونے والوں کی پڑتال پر لگے تھے کچھ لوگ گدھوں پر سوار شہر کے اندر سے نکلے۔ ایک رتھ دوڑتا ہوا آیا اور شہر کے دروازے میں داخل ہو گیا۔ دو گھوڑسوار بھی شہر میں داخل ہوئے۔

یہ پرانا زمانہ تھا۔ کیٹی نے سوچا۔ ان لوگوں کی شکلیں ہماری زمین کے انسانوں ایسی تھیں مگر وہ قدیم ترین زمانے کے لوگ تھے اور ابھی رتھوں پر سوار ہو کر سفر کرتے تھے۔

کیٹی شہر میں داخل ہوتے ہوئے ہچکچا رہی تھی کہ کسی نے پیچھے آ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

کیٹی نے تڑپ کر پیچھے دیکھا۔ اس کے پیچھے ایک بوڑھی عورت سر سے پاؤں تک چادر اوڑھے کھڑی کیٹی کو تک رہی تھی۔ بوڑھی عورت نے ایک عجیب زبان میں کیٹی سے کہا۔

"شہر کا دروازہ بند ہونے والا ہے بیٹی! تم شہر میں نہیں جاؤ گی؟"

خلائی لڑکی ہونے کی وجہ سے کیٹی اس کی زبان سمجھ رہی تھی۔ کیٹی نے بھی اسی زبان میں کہا۔

"میں اپنے بھائی کا انتظار کر رہی ہوں۔"

یہ اس نے یونہی کہہ دیا تھا۔ اس کے دیکھتے دیکھتے شہر کا دروازہ بند ہو گیا۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"اب تم شہر میں داخل نہیں ہو سکو گی۔ بیٹی تمہارا بھائی کہاں گیا ہے؟ یہ تم نے کس قسم کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ تم پردیسی ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ مگر تم تو ہماری زبان بولتی ہو؟"

بوڑھی عورت نے کتنے ہی سوال کر ڈالے تھے اور کیٹی کے پاس ان میں سے کسی ایک کا جواب بھی نہیں تھا۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مسکرا کر کہا۔

"اماں! میں ـــــ میں ـــــ دوسرے شہر سے آئی۔ اس ملک کی رہنے والی ہوں۔ یہ لباس میرے بھائی نے تیار کیا تھا۔ اسے نئے نئے لباس تراشنے کا شوق ہے۔"

بوڑھی عورت بھی مسکرا دی اور بولی۔

"بیٹی! تم یہاں کب تک کھڑی رہو گی۔ تمہارا بھائی کہاں سے آرہا ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"وہ ـــــ وہ شاید اب نہ آئے۔ مگر میں یہاں پردیسی ہوں۔ کیا یہاں کوئی سرائے نہیں ہے؟"

بوڑھی عورت بولی۔

"سرائے تو شہر کے اندر ہے۔ اور شہر کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ میرے ساتھ آؤ۔ میرا گھر یہاں سے تھوڑی دور ایک گاؤں میں ہے۔ وہاں تم رات بسر کرنا اور صبح شہر میں آجانا۔"

کیٹی بھی یہی چاہتی تھی۔ وہ اس بوڑھی عورت کے ساتھ چل پڑی۔ بوڑھی عورت سے باتیں کرتے ہوئے کیٹی نے اس شہر اور ملک کے بارے میں بہت کچھ معلومات

حاصل کریں۔ اس شہر کا نام کاشان تھا۔ اس شہر کے بادشاہ کا نام عالطون تھا۔ یہ لوگ انسانی تہذیب کے ابتدائی دور میں سے گزر رہے تھے مگر بوڑھی عورت کی زبانی کیٹی کو معلوم ہوا کہ یہاں کا بادشاہ عالطون بڑا ظالم ہے۔ اس کے وزیر کا نام خامان ہے اور وہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ کیٹی کے ذہن میں اس انسان کی تصویر موجود تھی جس کے گرد سانپ لپٹا ہوا تھا اور جیسے نیلی روشنی کی آبشار آسمان سے کھینچ کر اس زمین پر لائی تھی۔ کیٹی نے چلتے چلتے سوال کیا۔

"اماں! کیا یہاں اوپر بھی کوئی ایسی زمین ہے۔ جہاں سے انسان نیچے لائے جاتے ہیں؟"

بوڑھی عورت نے کیٹی کی طرف گھور کر دیکھا اور کہا۔

"کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وزیر جادوگر خامان نے اپنے جادو کے زور سے خلا میں ایک چاند چھوڑ رکھا ہے جس پر قیدی لوگوں کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ ہمارے بادشاہ عالطون کے کندھے پر ایک پھوڑا ہے جس میں ہر پندرھویں دن کسی انسان کے دماغ کے گودے کو بھرا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو بادشاہ اس پھوڑے کے زخم سے مر جائے۔ اس مقصد کے لیے خلائی طلسمی چاند پر سے ہر پندرہ دن کے بعد ایک بدقسمت قیدی انسان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو ساتپ میں جکڑ کر نیچے لایا جاتا ہے۔ پھر اس کی کھوپڑی میں سے دماغ نکال کر بادشاہ کے کاندھے کے پھوڑے میں بھر دیا جاتا ہے۔ یہ بھیجہ پھوڑے کے کیڑے پندرہ دن تک کھاتے رہتے ہیں اور بادشاہ کو چین ملتا ہے۔ پندرہ دن کے بعد جب بھیجہ ختم ہو جاتا ہے تو ایک بار پھر خلائی طلسمی چاند میں سے ایک قیدی کو پکڑ کر نیچے لایا جاتا ہے۔"

کیٹی یہ سن کر لرز اٹھی۔ یہاں کس قدر ظلم ہو رہا ہے انسانوں پہ! وہ بولی۔

"میں دوسرے شہر سے آئی ہوں۔ اس لیے یہ نہیں جانتی۔"

اسی طرح باتیں کرتے کرتے وہ ندی کے کنارے آباد ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچ گئیں۔ جہاں دس بارہ کچے گھروں میں تیل کے چراغ جل رہے تھے۔ بوڑھی عورت کیٹی کو اپنے گھر میں لے گئی۔ اس گھر میں اس عورت کا جوان بیٹا اور اس کی بیوی بھی رہتے تھے۔ بیٹے کا نام ساگون تھا۔ وہ رنگوں کے پیپوں کی مرمت کا کام کرتا تھا۔ ان سبھوں نے پرانے زمانے کے لباس پہن رکھے تھے۔ وہ کیٹی کے لباس کو حیرانی سے تک رہے تھے۔ کیٹی نے یہی مناسب سمجھا

کہ ان کا لباس پہنے۔ چنانچہ اس عورت کی بہو نے کیٹی کو اپنا لباس صندوق سے نکال کر دیا۔ جو اس نے پہن کر چادر اوڑھ لی۔ خلائی پستول کیٹی نے اپنی پرانی وضع کی قمیض کی جیب میں چھپا کر رکھ ہوا تھا۔ کیٹی کو اپنی خلائی شٹل کی بھی فکر تھی کہ لوگوں نے اگر وہ جگہ معلوم کر لی تو ہو سکتا ہے کہ خلائی شٹل کو تباہ کر دیں۔ مگر خلائی شٹل جنگل میں ایسی خفیہ جگہ پر کھڑی تھی کہ کیٹی کا خیال تھا کہ شاید وہاں کوئی مشکل ہی سے پہنچے۔ ایک تو وہاں آبادی زیادہ نہیں تھی۔ دوسرے لوگ زیادہ تر شہر میں ہی رہتے تھے۔

رات کیٹی نے ان لوگوں کے مکان میں گزار دی۔

صبح کو وہ ان سے اجازت لے کر اپنے بھائی کو تلاش کرنے کا بہانہ بنا کر شہر کی طرف نکل آئی۔ شہر کا بڑا دروازہ کھلا تھا اور اس وقت مسافروں کی پڑتال نہیں کی جا رہی تھی۔ کیٹی شہر میں داخل ہو گئی۔ اس نے پہلا کام یہ کیا کہ ناگ عنبر اور ماریا کی خوشبو لینے کی کوشش کی۔ مگر اسے کسی سمت سے بھی ان میں سے کسی کی خوشبو نہ آئی۔

کیٹی کو ناامیدی ہوئی۔ عنبر ناگ ماریا اس شہر میں نہیں تھے۔ شہر کے مکان پختہ اینٹوں سے بنے ہوئے تھے۔ سڑکیں بھی پتھریلی تھیں۔ لوگ گھوڑوں اور گدھوں پر سوار آجا رہے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کبھی کبھی کوئی امیر عورت پالکی میں سوار گزر جاتی۔ پالکی غلاموں نے اُٹھا رکھی ہوتی۔ ایک غلام پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑ کر امیر عورت کو کھجور کا پنکھا جھل رہا ہوتا۔

چلتے چلتے کیٹی شہر کے آخری کنارے پر پہنچ گئی۔ یہاں اسے ایک شاندار محل نظر آیا۔ محل دو منزلہ تھا۔ اس کی چھت پر سونا اور چاندی چمک رہا تھا۔ اوپر گنبد بنے تھے جن پر بھی سونے کا پترا چڑھا ہوا تھا جو سورج کی روشنی میں جھلمل جھلمل کر رہا تھا۔ محل کے گرد اگرد ایک دیوار بنی تھی۔ اس دیوار پر ایک بڑا دروازہ تھا جو بند تھا اور باہر پہرہ لگا تھا۔ یہ اس شہر کے بادشاہ عاطون کا محل تھا۔ کیٹی محل کی طرف ٹکٹکی باندھے تک رہی تھی کہ ایک سپاہی نے اسے دوسری طرف کھینچ کر کہا۔

"کیا دیکھ رہی ہو تم؟"

کیٹی نے جلدی سے کہا۔

"پردیسی عورت ہوں۔ محل کی شان و شوکت دیکھ رہی تھی۔"

"چلو بھاگو یہاں سے" سپاہی نے غرّا کر کہا۔

کیٹی پیچھے ہٹ کر بازار میں آ گئی۔ ایک طرف کیٹی کو ایک پرانی قسم کا کنواں نظر آیا۔ جہاں کچھ لڑکیاں مٹی کی

صراحیوں میں پانی بھر رہی تھیں۔ کیٹی ان کے پاس آ کر بولی۔

"بہن پانی پلا دو تھوڑا سا۔"

کیٹی کے بال سنہری اور آنکھیں سیاہ اور خوبصورت تھیں لڑکیاں کیٹی کے سنہری بالوں کو بڑے شوق سے دیکھنے لگیں۔ ایک نے پوچھا۔

"تم کس ملک کی شہزادی ہو؟"

اور سب کھل کھلا کر ہنس پڑیں۔ کیٹی نے کہا۔

"میں اس شہر میں پردیسی ہوں۔ سیر کرنے آئی ہوں اور اپنی بہن کے ساتھ۔ پانی پلا دو گی؟"

"لو پیو بہن۔"

ایک عورت نے صراحی آگے کرتے ہوئے ۔۔ کیٹی نے تھوڑا سا پانی پیا اور بولی۔

"بادشاہ کا محل ہے نا؟"

ایک لڑکی نے کہا۔

"ہاں ـــ تم یہاں زیادہ دیر نہ ٹھہرنا۔ تمہارے بال سنہری ہیں۔ تم خوبصورت ہو۔ کہیں بادشاہ کے غلام تمہیں اٹھا کر نہ لے جائیں۔"

دوسری لڑکی بولی۔

"آج تو بادشاہ کے پھوڑے سے ہیں کسی بدقسمت انسان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا بھیجہ بھرا جا رہا ہے۔ آج بادشاہ کو فرصت
نہیں کسی لڑکی کی طرف دیکھنے کی۔"
اور سب لڑکیاں جلدی جلدی وہاں سے پانی بھر کر چلی
گئیں۔ کیٹی پھر ایک طرف چل پڑی۔ شہر کافی بڑا تھا۔ اس
کی چار دیواری کے اندر آبادی سے دور کھیت بھی تھے۔
درختوں کے جھنڈ بھی اُگے ہوئے تھے۔ کیٹی ان کھیتوں
سے گزر کر ایک ویران جگہ پر آئی تو اس نے دیکھا کہ کچھ
سپاہی ایک تختے پر کسی انسان کی لاش کو اٹھائے لیے
جا رہے ہیں۔ وہ درختوں کے جھنڈ میں بنی ایک مٹی کی چار دیواری
میں داخل ہو گئے۔ کیٹی کچھ دیر وہاں کھڑی رہی۔ جب سپاہی
واپس چلے گئے تو کیٹی اس چار دیواری میں داخل ہوئی۔
اس نے دیکھا کہ وہاں جگہ جگہ قبریں بنی ہوئی ہیں۔ یہ قبرستان
تھا۔ اس قبرستان کے بیچ میں ایک گہرا گڑھا کھدا ہوا تھا۔
کیٹی نے اس گڑھے میں ایسی لاشیں دیکھیں۔ جن کی کھوپڑیاں
اوپر سے آدھی غائب تھیں۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ وہ بدنصیب
قیدی انسان ہیں جن کے دماغ کا بھیجہ نکال کر بادشاہ کے
چھوڑے میں بھرا گیا ہے۔
کیٹی کا جسم خوف سے لرز گیا۔ کیا انسان دوسرے

انسان پر اتنا ظلم بھی کر سکتا ہے؟ وہ قبرستان سے
واپس ہونے لگی تو کسی نے پیچھے سے اس کے بازو کو مضبوطی
سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھندلا طلسمی چہرہ

کیٹی نے گھوم کر دیکھا۔

ایک مکروہ شکل والا جلاد قسم کا آدمی اس کی طرف زرد دانت نکالے دیکھ کر ہنس رہا تھا۔

"کون ہو تم؟ مجھے کیوں پکڑ رکھا ہے؟"

وہ آدمی قہقہہ لگا کر بولا۔

"ایک مدت کے بعد اس قبرستان میں ایک خوبصورت لڑکی آئی ہے۔ میں تمہیں اپنی بیوی بناؤں گا۔"

کیٹی نے یہاں پہلی بار اپنی طاقت آزمانے کی کوشش کی۔ اس نے جلاد انسان کو زور سے دھکا دیا۔ وہ آدمی تین قلابازیاں کھاتا ہوا قبروں کے اوپر گر پڑا۔ وہ گرتے ہی اٹھا اور اس نے خنجر نکال لیا۔ کیٹی نے بھی اپنی جیب سے خلائی پستول نکال لیا۔ جلاد آدمی کیٹی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خلائی پستول کو حیرت سے تکنے لگا۔ اس نے اس قسم کا ہتھیار پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ سمجھا کہ یہ کوئی معمولی کھلونا ہے کہ جس میں نہ تو کوئی جادو لگا ہے اور نہ کوئی خطرناک سامان اس میں ہے۔

اس نے قہقہہ لگایا اور جادو سے کیٹی پر حملہ کر دیا۔

کیٹی اچھل کر پرے ہٹ گئی۔ اور ساتھ ہی خلائی پستول کا فائر کر دیا۔ فائر کی شعاع سیدھی اس بدمعاش کے سینے میں جا کر لگی اور وہ آگ کا شعلہ بن کر بھسم ہو گیا۔ کیٹی جلدی سے پیچھے کو دوڑی۔ اس کا خیال تھا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔ مگر قبرستان کی ایک قبر کے چبوترے کے پیچھے کھڑا آدمی اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے کیٹی کے خلائی پستول سے لیزر شعاع کو نکل کر اس آدمی پر گرتی اور اسے بھسم ہوتے دیکھا تھا۔

یہ آدمی جادوگر وزیر خامان کا غلام تھا۔ وہ کیٹی کے پیچھے لگ گیا۔ وہ کیٹی کے خلائی پستول کو کوئی طلسمی ہتھیار سمجھ بیٹھا تھا۔ وہ کیٹی کا پتہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ عورت اگر جادوگرنی ہے تو کہاں رہتی ہے۔ کیٹی قبرستان سے نکل کر شہر کے دروازے کی طرف بڑھی۔ غلام اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ کیٹی شہر کے دروازے سے باہر آ کر بوڑھی عورت کے گاؤں کی طرف چلنے لگی۔

غلام اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ اس نے معلوم کر لیا کہ کیٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھی عورت کے مکان پر ٹھہری ہوئی ہے۔ یہ پتہ کرنے کے بعد غلام سیدھا شاہی محل میں آ گیا۔ وہ جادوگر وزیر ہامان کے کمرۂ خاص میں گیا اور اُسے سارا واقعہ سنایا۔

جادوگر وزیر ہامان کی آنکھیں لومڑی ایسی تھیں اور تھوڑی پر چھوٹی سی داڑھی تھی۔ اس کے چہرے سے سنگدلی اور مکاری ٹپکتی تھی۔ جادو اور طلسم کی وجہ سے اس کے چہرے پر ایک سیاہی آ گئی تھی۔

دوستو! شاید یہ بات آپ کو معلوم نہ ہو کہ جو کوئی جادو یا طلسم کا کوئی عمل کرتا ہے اور کسی دوسرے انسان کو نقصان پہنچانے کے لیے تعویز گنڈے کرتا ہے تو قدرت کی طرف سے اس پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ اسی لیے اسلام میں جادو اور تعویز گنڈے کو حرام کر دیا گیا ہے۔ میں نے ایک کالا علم کا عمل کرنے والے کو دیکھا تھا کہ اس کا چہرہ بھی کالا ہو گیا تھا۔ ایسی باتیں اسلام میں حرام قرار دی گئی ہیں۔ یہ گناہ ہے اور اس کی سزا ملتی ہے۔ انسان کے لیے یہی راستہ سب سے نیک راستہ ہے۔ کہ وہ نیکی سے کام کرے۔ دوسروں کا بھلا سوچے۔ ماں باپ اور بزرگوں کی عزت کرے۔ خدا پر بھروسہ رکھے۔ جھوٹ اور برائی سے دور رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے

حکم سے نیکی اور رحمت کے فرشتے اس کی حفاظت پر لگ جاتے ہیں اور جب کبھی ایسا نیک آدمی کسی مشکل میں پھنستا ہے تو نیکی کے فرشتے اللہ کے حکم پر اس کو اس مصیبت سے نکال دیتے ہیں۔ لیکن جب کوئی آدمی گناہ کے راستے پر چل پڑتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ بزرگوں کا مذاق اُڑاتا ہے۔ خدا کو بھول جاتا ہے تو پھر نیکی اور رحمت کے فرشتے اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور عذاب لانے والے فرشتے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا گناہ گار انسان قسم قسم کی مصیبتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لیے اگر تم نیکی اور خوشی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو تمہیں چاہیے کہ اسلام کے بتائے ہوئے نیکی کے راستے پر چلو تاکہ اس دنیا اور آخرت میں بھی تم پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

مگر عاطوق بادشاہ کا جادوگر وزیر ہامان کالے علم اور جادو کی برائیوں میں پھنس چکا تھا۔ اس نے اپنے جادو کے زور سے خلا میں ایک چھوٹا سا چاند چھوڑ رکھا تھا۔ اس چاند پر ایسے قیدی رہتے تھے جن کو موت کی سزا دی جا چکی تھی۔ ہر پندرہ دن کے بعد یہاں سے ایک قیدی کو سانپ میں جکڑ کر نیچے بادشاہ کے محل میں لایا کرتا تھا۔ کیونکہ بادشاہ عاطون کے کاندھے پر جو پھوڑا تھا جس میں ہر پندرہ دن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے بعد کسی انسان کی کھوپڑی کا بھیجہ بھرنا ضروری تھا
جادوگر حامان اس بدقسمت آدمی کو پہلے سانپ سے
ڈسواکر اس کے دماغ میں سانپ کا زہر داخل کرتا۔ پھر اس
کی کھوپڑی توڑ کر اس میں سے بھیجہ نکال کر بادشاہ کے
پھوڑے میں بھر دیتا اور بدنصیب انسان کی لاش اُٹھا کر
قبرستان میں پھینک دی جاتی۔

جادوگر سامان کو غلام نے بتایا کہ اس نے ایک ایسی عورت
کا سراغ لگایا ہے جس کے پاس ایسی شے ہے جس میں سے
ایک نیلی شعاع نکلتی ہے اور جس پر یہ شعاع پڑتی ہے وہ
آگ میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے تو جادوگر سامان نے اپنی
لومڑی ایسی آنکھیں اِدھر اُدھر گھمائیں اور بولا۔

"یہ عورت کہاں پر ہے؟"

غلام نے وہ گھر بتایا جہاں کیٹی ٹھہری ہوئی تھی۔ جادوگر
حامان نے غلام کے قریب چہرہ لا کر سرگوشی میں کہا۔

"اس عورت کو بے ہوش کر کے میرے محل
کے تہہ خانے میں پہنچا دو۔ اس کا طلسمی ہتھیار
اپنے قبضے میں کر لینا۔ اب جاؤ۔ اگر تم اس
عورت کو اغوا کر کے لانے میں کامیاب نہ ہوئے
تو اس بار بادشاہ کے پھوڑے میں تمہاری کھوپڑی

کا بھیجہ ڈالا جائے گا۔"

غلام تو سہم گیا۔ اب یہ اس کی زندگی اور موت کا سوال
بن گیا تھا۔ اس نے دل میں کہا۔ میں نے خواہ مخواہ حامان کو
اس لڑکی کا بتا کر اپنی زندگی خطرے میں ڈالی۔ مگر اب اسے
ہر حالت میں کیٹی کو اغوا کر کے یہاں لانا تھا۔

غلام دوپہر کے وقت بوڑھی عورت کے گاؤں کی طرف
روانہ ہو گیا۔ وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے گھوڑے
پر آگے ایک خوبصورت بڑی ٹوکری رکھی تھی جس میں انجیروں
سے بھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے کتنے ہی لفافے تھے۔ ان میں
اوپر کے دس بارہ لفافے ایسے تھے کہ جن کی انجیروں میں
بے ہوشی کی دوائی ملا دی گئی تھی۔ غلام بوڑھی عورت کے
مکان کے آگے جا کر گھوڑے سے اترا اور بولا۔

"گھر والوں کو مبارک ہو۔ بادشاہ کو صحت ہو
گئی ہے۔ بادشاہ کی طرف سے رعایا کو انجیریں بانٹی
جا رہی ہیں۔ اپنا حصہ لے لو۔"

بوڑھی عورت کی بہو اور کیٹی باہر آگئیں۔ غلام نے کیٹی
کو پہچان لیا۔ بہو نے کہا۔

"بادشاہ کو مبارک ہو۔"

یہ وہاں کا اصول تھا۔ بادشاہ کے خلاف کوئی شخص بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تا نہ یہ لفظ نہیں بول سکتا تھا اور بادشاہ کی خیرات لینے سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ غلام نے اوپر کے چار لفافے اٹھا کر کیٹی بوڑھی عورت کی بہو کی جھولی میں ڈال دیئے اور بولا۔

"ابھی مجھے دوسرے لوگوں میں بھی انجیریں بانٹنی ہیں۔ یہ بادشاہ کے خاص باغ کی میٹھی اور خوشبودار انجیریں ہیں۔ مزے سے کھاؤ۔"

غلام یہ کہہ کر گھوڑے پر سوار ہو کر آگے چل دیا۔ کیٹی دو انجیروں کے دونوں لفافے لیے مکان میں آگئیں۔ وہاں بوڑھی عورت بیٹھی چرخہ کات رہی تھی۔ اس کا بیٹا کام پر گیا تھا۔ بہو نے کہا۔

"بادشاہ کے باغ کی انجیریں آئیں ہیں۔"

بوڑھی عورت خوش ہو کر بولی۔۔۔

"سنا ہے بادشاہ کے باغ کی انجیریں بہت ہی میٹھی ہوتی ہیں۔ ایک دو انجیریں مجھے بھی دینا۔"

دو انجیریں بوڑھی عورت کو بھی دی گئیں۔ کیٹی اور بہو نے بھی انجیریں کھانی شروع کر دیں۔ کیٹی نے مسکرا کر کہا

"سچ مچ یہ تو بڑی میٹھی انجیریں ہیں۔"

بوڑھی عورت اور اس کی بہو بھی مزے سے لے کر انجیریں کھا رہی تھیں، تھوڑی ہی دیر بعد ان کو نیند آنے لگی سب سے پہلے بوڑھی عورت بے ہوش ہوئی۔ اس کو بے ہوش ہوتے دیکھ

کر اس کی بہو دوڑی تو وہ بھی بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

چند لمحوں کے بعد وہی غلام گھر میں چوروں کی طرح داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا۔ دیکھا کہ تینوں عورتیں بے ہوش پڑی تھیں اسے صرف کیٹی کی ضرورت تھی۔ غلام نے کیٹی کی تلاشی لی۔ خلائی پستول اس کی جیب میں نہیں تھا۔ غلام نے صندوقوں کو کھول کر سارے کپڑے باہر پھینک دیئے۔ ایک صندوق میں سے خلائی پستول باہر گر پڑا۔ غلام نے اسے اٹھا کر جیب میں چھپایا۔ کیٹی کے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ کر اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اس کا بورا بنایا اور گھوڑے پر ڈال کر گھوڑے کو ایڑ لگا دی۔

گھوڑا شاہی محل کی طرف سرپٹ دوڑنے لگا۔

غلام نے بے ہوش کیٹی کو جادوگر وزیر حامان کے محل کے تہہ خانے میں ڈال کر دروازہ بند کر دیا اور خلائی پستول حامان کی خدمت میں جا کر پیش کر دیا۔ جادوگر حامان پستول کو الٹ پلٹ کر غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ ضرور کوئی جادو کی شے ہے۔"

حامان نے خلائی پستول کا رخ اپنے غلام کی طرف کر کے بٹن دبا دیا۔ اس سے پہلے کہ غلام اپنے آپ کو بچا سکتا خلائی گن میں سے لیزر شعاع کی نیلی شعاع نکل کر اس کے سینے سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جا ٹکرائی اور وہ بھک سے اُڑ گیا۔ حامان جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔

"میرا بھی خیال یہی تھا کہ یہ طلسمی اوزار ہے۔ اس بٹن میں اس کا جادو ہے۔"

سنگ دل وزیر حامان کو غلام کا مر جانے کا ذرہ برابر بھی غم نہ ہوا۔ اس نے طلائی پستول چاندی کی الماری کے نچلے خانے میں چھپا کر رکھ دی۔ اس کے دل میں خیال آنے لگا کہ جس عورت کی یہ طلسمی شے ہے وہ ضرور کوئی بہت بڑی جادوگرنی ہو گی۔ اس سے مل کر اس کا طلسم معلوم کرنا چاہیئے۔

حامان سیدھا تہہ خانے میں آ گیا۔ اس نے خاص دوا سنگھا کر کیٹی کو ہوش دلایا ـــــــــ کیٹی نے اپنے سامنے ایک جلاد کی شکل اور کالے سیاہ چہرے والے جادوگر وزیر حامان کو دیکھا تو بولی۔

"مجھے یہاں کون لایا ہے؟ تم کون ہو؟"

حامان مکاری سے ہنسنے لگا۔

"لڑکی! میں بادشاہ ظاطون کا جادوگر وزیر حامان ہوں۔"

کیٹی نے جادوگر حامان کے بارے میں بوڑھی عورت سے سن رکھا تھا کہ یہی وہ جادوگر ہے جس نے خلا میں ایک چاند

چھوڑ رکھا ہے اور جو ہر پندرہ دن کے بعد بادشاہ کے زخم کو ایک بدقسمت انسان کے بھیجے سے بھرتا ہے۔ مگر کیٹی نے اس پر کچھ ظاہر نہ کیا اور دل میں سوچا کہ اگر اس شخص نے اسے بے ہوش کر کے وہاں منگوایا ہے تو ضرور وہ اس سے کوئی خاص کام لینا چاہتا ہے۔ اس لیے کیٹی نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مہاراج! میرے بڑے بھاگ کہ آپ کے درشن ہوئے۔ آپ تو بہت بڑے جادوگر ہیں۔ مجھے یہاں کس لیے بلایا ہے حضور؟"

حامان کیٹی کی عاجزانہ گفتگو سے بڑا متاثر ہوا۔ اس نے گردن اکڑا کر کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے لڑکی؟"

کیٹی نے کہا۔

"مجھے کیٹی کہتے ہیں۔ میں یہاں سے دور ایک گاؤں کی رہنے والی ہوں۔"

حامان بولا۔

"مجھ سے جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں لڑکی! یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس جو طلسمی اوزار ہے۔ جس میں سے نیلی شعاع نکلتی ہے اس کا جادو کیا ہے؟ اگر تم مجھے اس کا طلسم بتا دو تو میں تمہیں ایک ایسا طلسمی منتر بتاؤں

گا۔ کہ جس کو پڑھ کر پھونکنے سے پتھر سونا بن جاتا ہے۔"

کیٹی اب سب کچھ سمجھ گئی کہ اس مکار شخص نے اس کی خلائی [illegible]
کی وجہ سے اسے یہاں اغوا کیا ہے۔ کیٹی نے کہا۔

"میرا طلسمی اوزار کہاں ہے حضور؟"

حامان نے کہا۔

"وہ اس وقت میرے محل میں محفوظ ہے۔ مگر تمہیں اس کا طلسمی راز مجھے بتانا ہی ہوگا۔"

کیٹی نے بھی مکاری سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حضور! آپ اتنے بڑے جادوگر ہیں۔ میرا آپ کا کیا مقابلہ ـــــ پھر بھی میں آپ کو اس کا راز بتا دوں گی۔ مگر پہلے میرے ہاتھ پاؤں کھولئے اور مجھے یہاں سے نکالیے۔"

حامان نے تالی بجائی۔ دو غلام لپک کر تہہ خانے میں آگئے
حامان نے انہیں حکم دیا کہ کیٹی کو اس کے کمرۂ خاص میں پہنچا دیا جائے۔

کیٹی حامان کے کمرے میں آکر چاندی کی شاندار کرسی پر بیٹھ گئی۔ حامان اس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھا تھا اس نے کہا۔

"اب بتاؤ! اس طلسمی شعاع والے اوزار کا کیا طلسمی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راز ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"اس طلسمی اوزار میں میں نے ایک خاص چلّہ کر کے خلائی شعاعیں بند کر دی ہیں۔ یہ شعاعیں ہر شے کو تباہ کر دینے کی طاقت رکھتی ہیں۔"

"مجھے وہ چلّہ بتاؤ۔ اس کے منتر اور اشلوک بتاؤ۔"
حامان نے کہا۔ کیٹی بولی۔

"میری ایک شرط ہے۔"

"جلدی بتاؤ۔" حامان بولا۔

کیٹی نے کہا۔

"منتر بتانے کے بعد تمہیں میرا طلسمی پستول مجھے واپس کر دینا ہوگا۔"

حامان غرّایا۔

"جب تک میں خود منتر پڑھ کر چلّہ کر کے اسی ایسا دوسرا طلسمی اوزار تیار نہیں کر لیتا تمہیں تمہارا طلسمی پستول نہیں ملے گا۔"

کیٹی سمجھ گئی کہ یہ شخص یونہی اسے اس کا پستول نہیں دے گا۔ اس نے کہا۔

"اچھا! مجھے منظور ہے حضور۔ تو اب میں آپ کو وہ طلسمی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

منتر بتاتی ہوں جس کا چلّہ کرنے کے بعد آپ خود خلائی
شعاعوں والا اوزار تیار کر سکیں گے۔"

کیٹی نے یونہی جھوٹ موٹ اسے دس بارہ اوٹ پٹانگ
قسم کے اشلوک بتائے جو سب کے سب حاماں نے ایک تختی پر
لکھ لیے۔ کیٹی نے کہا۔

"حضور! یہ چلّہ آپ کو ایک ہفتے تک کرنا ہو گا۔ اس کا
طریقہ یہ ہے کہ آپ ہر روز آدھی رات کو دریا کنارے
جا کر زمین میں آدھے دھنس جائیں گے اور یہ اشلوک
ایک ہزار بار پڑھیں گے۔ ایک ہفتے کے بعد آپ کے
سامنے ایک جن ظاہر ہو گا۔ جو آپ پر پھونک مار کر
آپ کے اندر ایسی طاقت بھر دے گا کہ آپ جس
چیز کو چاہیں گے اسے خلائی پستول بنا سکیں گے۔"

حاماں نے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ یہ طاقت تم میں بھی ہے۔
اور تم جس شے کو چاہو پستول بنا سکتی ہو۔"

کیٹی نے جلدی سے کہا۔

"نہیں۔ مجھ سے دوسری بار چلّہ کرتے ہوئے تھوڑی
غلطی ہو گئی تھی۔ مجھ میں یہ طاقت پیدا نہیں ہو سکی۔
اور پھر میں نے دوسری بار چلّہ کرنے کی ضرورت محسوس

نہیں کی۔ کیونکہ میرے پاس ایک طلسمی پستول موجود
ہے۔"

حاماں سوچنے لگا۔ پھر بولا۔

"کیٹی! میں آج سے ہی یہ چلّہ شروع کر دوں گا۔ تم
اس وقت تک میرے خاص محل میں رہو گی۔"

یہ کہہ کر حاماں چلا گیا۔ جانے سے پہلے وہ الماری میں
سے کیٹی کا خلائی پستول نکال کر ساتھ ہی لیتا گیا۔ کیٹی سر پکڑ کر
رہ گئی۔ کم بخت خلائی پستول ساتھ لے گیا تھا۔

کیٹی اٹھ کر باہر جانے کے لیے بڑھی تو دروازے پر چار
حبشی غلاموں نے نیزے تان لیے۔ ایک نے کہا۔

"حضور وزیر کا حکم ہے کہ آپ اس کمرے سے باہر
نہیں جا سکتیں۔"

کیٹی سمجھ گئی کہ حاماں نے چلّہ ختم ہونے تک اسے یہاں
قید کر دیا ہے۔ حاماں اپنی خواب گاہ میں آکر ٹہلنے لگا۔ اس
نے سوچا کہ یہ کیٹی کوئی بڑی مکار اور چالاک جادوگرنی ہے
اس سے خطرہ ہے۔ یہ کسی وقت بھی اس کو شدید نقصان
پہنچا سکتی ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ اسے ہمیشہ کے
لیے ختم کر دیا جائے۔ حاماں نے کیٹی کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر
لیا۔ اس کا خیال تھا کہ طلسمی اوزار یعنی خلائی پستول کا اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اس کا طلسمی اوزار ہے۔ اور نیلی شعاع اس پر اثر نہیں کرے گی۔ حالانکہ ایسی بات نہیں تھی۔ چنانچہ حامان نے کیتھی کو مارنے کے لیے یہ ترکیب سوچی کہ اسے قبرستان پہنچا کر لاشوں کے گڑھے کے پاس کسی پرانی قبر میں زندہ دفن کر دیا جائے۔ کیونکہ اس کی طلسمی کتاب میں لکھا تھا کہ اگر کسی جادوگر یا جادوگرنی کو زمین میں زندہ دفن کر دیا جائے تو وہ اپنے جادو اور طلسم کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔

حامان نے اپنے خاص محافظ کو بلایا اور اسے ساری بات سمجھا کر کہا۔

"اس لڑکی کو تم بے ہوش کر کے قبرستان رات کے اندھیرے میں لے جا کر کسی پرانی قبر میں دفن کر دینا۔ بے ہوشی کی دوا اس لڑکی کے کھانے میں ملا دی جائے گی۔"

شام کو حامان نے اپنے طلسمی کمرے میں جا کر ایک خاص منتر پڑھ کر پانی کو دم کیا اور پی گیا۔ اس پانی کے پینے سے اب اس پر کوئی بے ہوشی کی دوائی اثر نہیں کر سکتی تھی۔ اب وہ کیتھی کے پاس گیا اور اس نے کھانا طلب کیا۔ نوکر کھانا لے کر آ گئے۔ اس کھانے میں بے ہوشی کی دوائی ملا دی گئی۔

تھی کیتھی نے حامان سے بالکل ذکر نہ کیا کہ اسے وہاں کیوں قید کر دیا گیا ہے۔ کیتھی بھی دل میں وہاں سے خلائی پستول لے کر فرار ہونے کی اسکیم بنا رہی تھی۔

کیتھی کے ساتھ چونکہ حامان خود بھی کھانا کھا رہا تھا اس لیے وہ بھی کھانا کھانے لگی۔ کھانا کھانے کے بعد حامان نے بتایا کہ میں آج رات چلّہ شروع کرنے والا ہوں۔ کل آؤں گا۔ حامان چلا گیا۔ کیتھی اٹھ کر بستر کی طرف گئی۔ تو اس کی ٹانگیں لڑکھڑائیں اور وہ دھڑام سے قالین پر گر پڑی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

حامان دروازے کے پاس ہی کھڑا تھا۔ اس نے تالی بجائی۔ اس کا خاص محافظ پردے کے پیچھے سے نکل کر سامنے آ گیا۔ حامان نے کہا۔

"تمہارا شکار بے ہوش پڑا ہے۔ اسے لے جاؤ اور جیسا میں نے حکم دیا ہے۔ ویسے ہی کرو۔"

"ایسا ہی ہوگا حضور!"

یہ کہہ کر محافظ خاص نے کیتھی کو اٹھایا اور محل کے آخری کمرے میں لے گیا۔ یہاں اس نے لکڑی کے ایک تابوت میں کیتھی کو بند کر کے میخیں ٹھونک دیں۔ تابوت کو گھوڑے پر ڈالا اور رات کے اندھیرے میں شہر کے پرانے قبرستان کی طرف چل پڑا۔ قبرستان میں موت کا سناٹا طاری تھا۔ اندھیر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گھسیٹ تھا۔ محافظ خاص اپنے ساتھ ایک کدال بھی لیتا آیا تھا۔
اس نے ایک شکستہ چبوترے کے پاس ایک قبر کو دیکھا کہ ڈھے چکی تھی۔ اس نے قبر کو کھود کر ایک گڑھا بنایا اور کیٹی کے تابوت کو اس میں ڈال کر قبر کو بند کر کے اوپر وہی بارہ پتھر رکھے اور گھوڑے پر بیٹھ کر واپس روانہ ہو گیا۔

محل میں آ کر اس نے حامان کو خوش خبری سنا دی کہ کیٹی کو قبرستان کی ایک قبر میں ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا گیا ہے
حامان بہت خوش ہوا۔ وہ آدھی رات کو چلہ کرنے کے لیے جانے لگا تو اس نے طلسمی شیشے سے مشورہ لیا۔ منتر پڑھ کر طلسمی شیشے پر پانی کا چھینٹا مارا تو اس میں ایک دھندلا چہرہ نمودار ہوا۔ حامان نے اپنے چلے کے بارے میں پوچھا تو اس طلسمی دھندلے چہرے نے کہا۔

"حامان! اس عورت نے تمہیں جھوٹ موٹ کا چلہ بتایا ہے۔ وہ عورت جادوگرنی نہیں تھی۔ یہ خلائی پستول تھا۔"

"پھر وہ اصل میں کون تھی؟" حامان نے سوال کیا
دھندلے طلسمی چہرے نے کہا

"یہاں تک میرا طلسم کام نہیں کرتا۔ یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ مجھے خود معلوم نہیں ہے۔"

طلسمی دھندلا چہرہ غائب ہو گیا۔
حامان کو کیٹی پر شدید غصہ آیا کہ اس نے دھوکہ کیا تھا۔ اب وہ خوش ہوا کہ اس نے بھی اس مکار عورت کیٹی کو زمین میں زندہ دفن کر دیا ہے۔ حامان نے چلہ کاٹنے کے خیال کو دل سے نکال دیا۔ اپنے خاص کمرے میں جا کر خلائی پستول کو ایک بار پھر غور سے دیکھا۔ اسے بڑی خوشی تھی کہ اتنی قیمتی خلائی پستول اس کے ہاتھ آ گئی ہے۔
خلائی پستول کو حامان نے خفیہ الماری کے خانے میں رکھ کر تالا لگایا۔ چابی اپنی جیب میں ڈالی اور بادشاہ کے دربار کی طرف روانہ ہو گیا۔

رات گزر گئی۔ دن نکل آیا۔ قبرستان پر دھوپ پھیل گئی۔
کیٹی چبوترے کے ساتھ والی قبر کے اندر تابوت میں بند تھی۔ اسے ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ اندھیرے میں پڑی ہے۔ اس نے ہاتھ اوپر اٹھانے تو یہ محسوس کر کے اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا کہ وہ تو لکڑی کے تابوت میں بند ہے۔
کیٹی نے اپنی ساری طاقت لگا کر تابوت کے ڈھکنے کو اٹھانا چاہا مگر وہ اسے اٹھانے میں ناکام رہی کیونکہ تابوت کے اوپر کئی من مٹی پڑی ہوئی تھی۔ کیٹی مر تو نہیں سکتی تھی کیونکہ اسے زندہ رکھنے کے لیے معمولی سی آکسیجن ہی کافی تھی مگر وہ تابوت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں سے باہر بھی نہیں نکل سکتی تھی۔ کیٹی آنکھیں بند کر کے رہ گئی۔

یونہی پندرہ دن گزر گئے۔ بادشاہ عاطون کے کاندھے کے زخم میں جو انسانی بھیجہ بھرا گیا تھا اسے کیڑے چٹ کر گئے تھے۔ اب نئے انسان کے تازہ بھیجے کی ضرورت تھی۔ بادشاہ کو درد شروع ہو گیا۔ اس نے حامان وزیر کو حکم دیا کہ نیا آدمی لا کر اس کی کھوپڑی کا بھیجہ نکال کر زخم میں ڈالا جائے۔

حامان نے فوراً اپنے طلسم کدے میں جا کر ایک خاص بٹن کے ہینڈل کو زور سے گھما دیا۔ اس میں سے نیلی روشنی کی آبشار نکل کر اوپر مصنوعی چاند پہ جا کر غائب ہو گئی۔ حامان غور سے مصنوعی چاند کو دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد یہی نیلی روشنی کی آبشار دوبارہ مصنوعی چاند کی سطح پر سے ابھر کر نیچے آنے لگی۔ اب اس روشنی کے ساتھ ایک گول تختہ بھی تھا۔ جس پر ایک انسان کو سانپ نے جکڑ رکھا تھا۔

یہ بادشاہ کا تازہ شکار تھا۔

آپ سن کر حیران ہوں گے کہ یہ عجیب ناگ ماریا اور کیٹی کا ساتھی خلائی انسان تھیوسانگ تھا۔ تھیوسانگ ایک مدت سے خلائی سیاروں کی دربدری کرتا ہوا اس زمینی حالات والے سیارے میں پہنچ گیا تھا۔ یہاں پہنچتے ہی اس پہ بجلی [illegible] نازل ہوئی کہ اس کے پاس جو چیزوں کو چھوڑ کر دینے

کی طاقت تھی وہ ختم ہو گئی۔ اب تھیوسانگ صرف اسی صورت میں مر سکتا تھا کہ اس کے ہاتھ کی کسی بھی انگلی کو کاٹ دیا جائے۔ لیکن اگر اس کی کھوپڑی کھول کر اس کا دماغ ہی نکال دیا جاتا ہے۔ تو پھر وہ مردے سے بھی بدتر ہوگا۔ نہ مرے گا نہ زندہ ہوگا۔

تھیوسانگ کو سانپ نے بڑی طرح جکڑ رکھا تھا۔ اگرچہ وہ بھی خلائی انسان تھا مگر سانپ کی لپیٹ اتنی سخت اور مضبوط تھی کہ وہ اس سے نہیں نکل سکتا تھا۔ تھیوسانگ کو نیلی روشنی والا تختہ حامان کے طلسم کدے میں ڈال کر غائب ہو گیا۔ حامان نے سانپ کو حکم دیا۔

"اسے ڈسو اور واپس مصنوعی چاند میں چلے جاؤ۔"

سانپ کو پہلے ہی تھیوسانگ میں سے مقدس ناگ کی بو کبھی کبھی آجاتی تھی۔ اب جو وہ اپنا اکڑا ہوا پھن تھیوسانگ کے منہ کے پاس لایا تو اسے تھیوسانگ کے جسم سے مقدس ناگ دیوتا کی بو آئی۔ کیونکہ تھیوسانگ ایک عرصے سے ناگ بس کے ساتھ ساتھ سفر کرتا رہا تھا۔

سانپ نے ایک دم سے تھیوسانگ کو چھوڑ دیا اور وہاں سے بھاگ گیا۔

حامان نے چلا کر اپنے غلاموں سے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ کو مار ڈالو اور اس آدمی کو زنجیروں میں جکڑ دو۔"

ساتھ ہی حامان نے ایک ایسا طلسم پڑھ کر پھونکا کر تھیوسانگ نیم بے ہوش ہو کر وہیں فرش پر پڑا رہا۔ حامان کے غلاموں نے اسے وہیں زنجیروں میں جکڑ دیا۔ حامان بڑا پریشان تھا کہ سانپ نے اسے ڈسنے سے کیوں انکار کیا۔ حامان نے نیم بے ہوش تھیوسانگ کو وہیں چھوڑا اور دوسرے زہریلے سانپ کو لینے چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد کمرہ خالی رہ گیا۔ تو وہی سانپ جس نے تھیوسانگ کو ڈسنے سے انکار کیا تھا ایک الماری کے پیچھے سے نکل کر تھیوسانگ کے پاس آیا۔ اسے مقدس ناگ کی بو برابر آ رہی تھی۔ سانپ نے پھنکار ماری تو تھیوسانگ کی زنجیریں ٹوٹ گئیں اور اس پھنکار کی گرمی نے تھیوسانگ پر کیا گیا طلسم بھی بے اثر ہو گیا۔

تھیوسانگ اٹھ کھڑا ہوا۔ سانپ نے اس کے آگے اپنا سر جھکایا اور غائب ہو گیا۔ تھیوسانگ نے دیکھا کہ کمرے کی دیوار میں چھت کے قریب ایک روشن دان ہے۔ اس نے الماری کو گھسیٹ کر روشن دان کے نیچے کیا اور روشن دان پر چڑھ کر دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔

سانپ کا قیدی

تھیوسانگ ایک راہ داری میں گرا۔

یہ راہ داری ایک ڈھکے ہوئے برآمدے کی طرح تھی۔ تھیوسانگ راہ داری کے نیم اندھیرے میں ایک طرف کو دوڑنے لگا۔ راہ داری خالی تھی۔ آگے وہ ایک طرف گھومی تو سامنے اچانک ایک سپاہی نظر آیا۔ سپاہی نے تھیوسانگ کو دیکھ کر تلوار نکال لی۔ مگر تھیوسانگ پہلے ہی سے ہوشیار تھا۔ وہ اچھل کر سپاہی پر گرا۔ اور اسے تلوار سمیت نیچے گرا کر اس کا کام تمام کر دیا۔

تھیوسانگ تیزی سے اٹھ کر دوسری طرف دوڑا۔ سامنے ایک تنگ دروازہ تھا۔ اس دروازے کے باہر کی جانب ایک مشعل جل رہی تھی۔ وہ چھلانگ لگا کر دروازے سے باہر کود گیا۔ یہ جگہ شاہی محل کا وہ باغ تھا جہاں ایک طرف امراء کی شاندار حویلیاں بنی تھیں۔ رات ہونے کی وجہ سے یہاں اندھیرا چھایا تھا۔ کہیں کہیں کسی حویلی کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھڑکی میں شمع کی روشنی آ رہی تھی۔

تھیوسانگ باغ کی دیوار کے ساتھ جھک کر بڑھنے لگا۔ ایک جگہ رات کا پہرے دار سپاہی آواز لگاتا اس کے قریب سے گزر گیا۔ تھیوسانگ اندھیرے میں ہو گیا۔ پہرے دار کے جانے کے بعد تھیوسانگ نے آنکھیں کھول کر غور سے اندھیرے میں دیکھا کچھ فاصلے پر اسے باغ کا محرابی دروازہ دکھائی دیا جہاں دو پہریدار سپاہی موجود تھے۔

اب اسے اپنے پیچھے سپاہیوں کے دوڑتے بھاگنے کی آوازیں آنے لگی تھیں۔ حاکم کو تھیوسانگ کے فرار کا علم ہو چکا تھا اسی نے سپاہیوں کو حکم دیا تھا کہ قیدی کو گرفتار کیا جائے۔ تھیوسانگ نے سوچا کہ وہ دروازے میں سے نہیں گزر سکتا۔ کیونکہ ایک وقت میں وہ دو سپاہیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا

تھیوسانگ دیوار کے ساتھ ساتھ ایک اندھیری جگہ پہنچ گیا۔ یہاں ایک درخت اُگا تھا جس کی شاخیں اوپر دیوار پہ سایہ کیے ہوئے تھیں۔ تھیوسانگ نے درخت پر چڑھ کر دیوار کی دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔

وہ ایک اندھیری کھائی میں گرا اس کے پیچھے سپاہیوں کی آوازیں بلند ہونے لگی تھیں۔ تھیوسانگ نے اُٹھ کر ایک طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

رات کی تاریکی میں ایک کھیت میں سے نکلنے کے بعد وہ ایک خشک نالے میں آ گیا۔ یہاں سے باہر نکلا تو اس کے سامنے دور تک اونچا نیچا میدان پھیلا تھا۔ میدان کے آخری کنارے پر اسے درختوں کا جھنڈ دکھائی دے رہا تھا۔

تھیوسانگ دوڑتا چلا گیا۔ میدان عبور کیا۔ درختوں کے جھنڈ میں اُس نے ایک شکستہ چار دیواری دیکھی۔ وہ اس میں داخل ہو گیا۔ یہ وہی قبرستان تھا جس میں چبوترے کے پاس والی پرانی قبر میں کیٹی دفن تھی۔ اپنے اردگرد اندھیرے میں قبریں پھیلی دیکھ کر تھیوسانگ کو خیال آیا کہ بہتر یہی ہے کہ وہ کسی قبر کے اندر چھپ جائے اور موقع ملتے ہی وہاں سے فرار ہو کر شہر کی چار دیواری سے بھاگنے کی کوشش کرے۔

تھیوسانگ قبرستان کے درمیان میں آ گیا۔ یہاں کتنی ہی قبریں اندھیرے میں اُبھری ہوئی تھیں۔ اُسے دور ایک اونچا چبوترہ نظر آیا۔ چبوترے کے پیچھے چھپ کر قبروں کا جائزہ لینے لگا۔ وہ چھپنے کے لیے کسی قبر کو پسند کر رہا تھا۔ اس نے ایک قریبی قبر پر ہاتھ رکھا۔ ذرا سے مٹی نرم نرم لگی۔ اسی قبر میں کیٹی بند تھی۔ تھیوسانگ نے مٹی کو ہٹانا شروع کر دیا۔

نیچے تابوت نکل آیا۔ تھیوسانگ نے ایک گہرا سوراخ بنا لیا تھا۔ وہ سوراخ میں گھس کر تابوت کے پاس اکڑوں ہو کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بیٹھ گیا۔ اس نے سوراخ کے آگے گھاس پھوس ڈال دیا تاکہ باہر سے کسی کو پتہ نہ چلے۔

اچانک تھیوسانگ کو کیٹی کی خوشبو آئی۔

تھیوسانگ ہڑبڑا اٹھا۔ کیٹی کی خوشبو کہاں سے آ رہی ہے؟ اس نے اندھیرے میں تابوت کی طرف دیکھا اور اس پر ہاتھ مارا۔ اندر سے کیٹی نے بھی تابوت کی چھت کو تھپتھپایا۔ اسے بھی تھیوسانگ کی خوشبو آگئی تھی۔ کیٹی نے اندر سے پکارا۔

"تھیوسانگ! کیا یہ تم ہو؟"

تھیوسانگ خوشی سے چلایا۔

"کیٹی! تم! تم تابوت کے اندر ہو؟"

"ہاں تھیوسانگ! مجھے باہر نکالو۔"

تھیوسانگ بڑی تیزی سے مٹی ہٹانے لگا۔ پھر اس نے تابوت کا ڈھکنا کھول دیا۔ اس کے اندر کیٹی لیٹی ہوئی تھی۔ ڈھکنا کھلتے ہی کیٹی اٹھ بیٹھی۔ تھیوسانگ اسے قبر کے سوراخ میں سے باہر نکال کر لے آیا۔

"کیٹی، تم یہاں کیسے پہنچ گئیں؟ عنبر ناگ اور ماریا کہاں ہیں؟"

کیٹی نے آہ بھر کر کہا۔

"یہ بڑی لمبی کہانی ہے تھیو بھائی۔ پھر سناؤں گی پہلے یہ بتاؤ کہ تم کیسے آگئے اور اس قبر میں کیا کر رہے تھے؟"

تھیوسانگ نے اپنی ساری کہانی کیٹی کو مختصر لفظوں میں بیان کر دی۔ کیٹی نے کہا۔

"تم خوش قسمت ہو کہ سانپ نے تمہیں بچا دیا میں خود بڑی مشکل سے جان بچا سکی ہوں۔ بادشاہ عاطون کا جادوگر وزیر تو اپنی طرف سے مجھے مار کر زندہ دفن کر چکا ہے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں رات کے اندھیرے میں ہی اس شہر سے نکل جانا چاہیئے۔"

کیٹی نے کہا۔

"تمہارے پاس جو دوسروں کو چھوٹا کرنے کی غیر معمولی طاقت تھی اس کا کیا ہوا؟"

تھیوسانگ نے ٹھنڈا سانس بھرا اور بولا۔

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ جب سے میں حامان جادوگر کے مصنوعی چاند میں ڈالا گیا ہوں میری یہ طاقت غائب ہو گئی ہے۔ اب میں کسی شے کو انگلی لگا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر چھوڑا نہیں کر سکتا۔"

"یہ تو بڑی بُری بات ہوئی ہے" کیٹی نے کہا۔

تھیو سانگ بولا۔

"پھر کیا ہوا۔ ہمیں ہر حالت میں جان بچانی ہے۔ میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ ہمیں صبح ہونے سے پہلے پہلے یہاں سے نکل جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔"

کیٹی بولی۔

"جنگل میں میری خلائی شٹل ضرور موجود ہوگی۔ اگر ہم کسی طرح وہاں تک پہنچ گئے تو پھر اس سیارے سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"یہاں ہم پکڑے جا سکتے ہیں کیٹی! آؤ یہاں سے نکل چلیں۔ تم شہر کی چار دیواری سے واقف ہو۔ ہم چار دیواری پھلانگنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

کیٹی کا دل نہیں مانتا تھا مگر وہ تھیو سانگ کے مجبور کرنے پر قبر سے باہر نکل کر اس کے ساتھ چل پڑی۔ وہ بڑی احتیاط سے پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہوئے قبرستان کے دروازے سے باہر نکل آگئے۔

آسمان تاروں سے بھرا ہوا تھا۔ ویرانیں شاہی نل

کی جانب مشعل کی روشنیاں اِدھر اُدھر جاتی نظر آئیں۔ کیٹی نے کہا۔

"یہ سپاہی ہیں جو گھوڑوں پر سوار ہماری تلاش میں نکلے ہوئے ہیں۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"پھر ہم کو کدھر جانا چاہیے۔ تم اس شہر سے تھوڑا بہت واقف ہو اس لیے پوچھ رہا ہوں۔"

کیٹی بولی۔

"قبرستان کے عقب کی جانب شہر کا ایک دروازہ ہے۔ جہاں سے شہر کا کوڑا کرکٹ باہر لے جایا جاتا ہے ہمیں اس دروازے سے فرار ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔ میرے ساتھ آؤ۔"

کیٹی نے تھیو سانگ کو ساتھ لیا۔ اور قبرستان کے پیچھے سے ہو کر ویران علاقے سے گزرنے لگی۔ کوئی دو فرلانگ چلنے کے بعد انہیں کچی سڑک پر ایک بہت بڑی بیل گاڑی دکھائی دی جس پر شہر کا کوڑا کرکٹ لدا ہوا تھا۔ کیٹی نے چونک کر کہا

"اگر ہم کسی طرح اس بیل کے کوڑے کرکٹ میں چھپ کر بیٹھ جائیں تو پہرے داروں کی نظروں سے بچ کر ہم دروازے میں سے نکل سکتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ نے کہا۔

"اچھا خیال ہے۔ چلو کوشش کرتے ہیں۔"

دونوں پھر سڑک پر آ گئے۔ اب وہ اندھیرے میں بیل گاڑی کے پیچھے پیچھے جھک کر چل رہے تھے۔ بیل گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ شہر کا پرانا دروازہ قریب آ رہا تھا۔ کیٹی نے سرگوشی میں کہا۔

"میں گاڑی میں چڑھنے لگی ہوں۔ تم بھی میرے پیچھے اوپر چڑھ جانا۔"

یہ کہہ کر کیٹی بیل گاڑی کے تختے پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھ کر کوڑے کرکٹ میں چھپ گئی۔ اس کے بعد تھیوسانگ بھی بیل گاڑی پر چڑھ گیا۔

بیل گاڑی کو ایک سیاہ فام غلام چلا رہا تھا۔ اس نے گاڑی کو دھچکے لگتے محسوس کئے تو گاڑی کھڑی کر دی۔ اُتر کے پیچھے آ گیا۔ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کو دیکھا۔ کیٹی اور تھیوسانگ اس کے اندر پوری طرح چھپ چکے تھے۔ غلام نے سوچا کہ ہو سکتا ہے گڑھوں کی وجہ سے گاڑی کو دھچکے لگے ہوں۔

وہ دوبارہ گاڑی پر بیٹھ کر بیلوں کو ہانکتا آگے بڑھا۔ شہر کے دروازے پر دو سپاہی رات کی ڈیوٹی پر تھے۔

انہوں نے سیاہ فام کو دیکھا تو مسکرائے۔ غلام نے سلام کیا۔ وہ روز رات کو کوڑا کرکٹ لے کر باہر جاتا تھا۔ سپاہیوں نے اس سے مذاق کے دو چار جملے کہے اور اسے دروازے سے گزرنے کی اجازت دے دی۔ بیل گاڑی دروازے سے گزر کر شہر سے باہر ایک اجاڑ میدان کی طرف چلنے لگی۔ کافی دور جا کر غلام نے گاڑی کھڑی کر دی۔ مگر اس سے پہلے ہی کیٹی اور تھیوسانگ گاڑی میں سے چھلانگ لگا کر اندھیرے میں گم ہو چکے تھے۔

وہ دونوں اندھیرے میں ایک طرف دوڑے جا رہے تھے۔ کیٹی نے دوڑتے دوڑتے کہا۔

"ہم گاؤں کی طرف نہیں جائیں گے۔ وہاں ضرور فوج کے سپاہی ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے۔"

"خلائی شٹل کی طرف چلو جیسے بھی ہو۔" تھیوسانگ بولا۔

"ہمیں چکر لگا کر جنوبی جنگل کی طرف جانا ہوگا۔" کیٹی نے کہا۔

خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے ان دونوں کا دوڑنے سے زیادہ سانس نہیں پھولا تھا۔ دوڑتے دوڑتے وہ چھوٹی پہاڑیوں کے سلسلے میں آ گئے۔ یہ سلسلہ ختم ہوا تو آگے ایک چٹیل میدان تھا۔ میدان میں سے گزرے تو سامنے جنگل شروع ہو گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ اسی جنگل میں میری خلائی شٹل ہے۔" کیٹی بولی

تھیوسانگ اور تیزی سے دوڑنے لگا۔ جنگل میں پہنچ کر وہ رک گئے اور ایک جگہ تھوڑی دیر دم لینے کو رکے۔ انہیں جنگل میں ایک طرف گھوڑوں کے ہنہنانے اور پھر سپاہیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"سپاہی جنگل میں پہنچ چکے ہیں!" کیٹی نے کسی قدر گھبرا کر کہا۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"ہم جنگل میں اپنے آپ کو چھپا سکتے ہیں۔ فکر نہ کرو۔"

وہ بڑی احتیاط سے جنگل کے اندھیرے میں آگے بڑھنے لگے۔ اس اندھیرے میں بھی کیٹی ٹھیک سمت کو جا رہی تھی۔ اس کا اندازہ بالکل درست تھا۔ کافی دور چلنے کے بعد انہوں نے انسانوں کی آوازیں سنیں۔

وہ دونوں وہیں رک گئے۔ کیٹی نے کہا۔

"لگتا ہے سپاہی ہماری خلائی شٹل کے پاس کھڑے ہیں۔"

قدم قدم چلتے ایک جگہ جھاڑیوں کے پیچھے آ کر رک گئے اور تھیوسانگ نے شاخیں ہٹا کر دیکھا تو مشعلوں کی روشنی

میں خلائی شٹل کے پاس چھ سات سپاہی نیزے تانے کھڑے تھے۔ ان کا کمانڈر تلوار ہاتھ میں لیے خلائی شٹل کی طرف حیرت سے تک رہا تھا۔

پھر اس نے چلا کر کہا۔

"یہ دشمن کا کوئی خفیہ قلعہ ہے۔ اس پر حملہ کر دو۔"

تمام سپاہی نیزے تانے خلائی شٹل پر ٹوٹ پڑے۔ انہوں نے خلائی شٹل پر تیروں اور تیروں کی بارش کر دی۔ مگر خلائی شٹل کی فولادی سے ٹکرا ٹکرا کر تیر اور نیزے نیچے گرتے چلے گئے۔ کمانڈر نے چیخ کر ہاتھ بلند کیا۔

"ٹھہر جاؤ۔"

سپاہی رک گئے۔ کمانڈر تلوار لے کر فوراً آگے بڑھا۔ مگر وہ خلائی شٹل کے بند دروازے کو بھلا کیسے کھول سکتا تھا۔ وہ سیڑھی پر چڑھ کر بند دروازے پر تلوار کے وار کرنے لگا۔ لیکن دروازے پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے نیچے اتر کر کہا۔

"اسے آگ لگا دو۔"

کیٹی اور تھیوسانگ نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"اگر خلائی شٹل کو آگ لگ گئی تو بہت برا ہوگا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے کہا ۔

"اگر انہوں نے زیادہ آگ بھڑکائی تو شٹل کے جیٹ راکٹ میں سے آگ اندر جا کر شٹل کو تباہ کر سکتی ہے"

سپاہی درختوں کی بڑی بڑی شاخیں کاٹ کر خلائی شٹل کے اردگرد جمع کر رہے تھے ۔ تھیوسانگ نے کہا ۔

"ہمیں کوئی جوابی کارروائی کرنی چاہیے کیٹی ، نہیں تو ہم ساری زندگی اس سیارے سے نہ نکل سکیں گے"

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ خلائی شٹل کو آگ لگ گئی ۔ کیٹی اور تھیوسانگ سکتے میں آ کر دیکھنے لگے ۔ سپاہیوں نے لکڑیوں پر کوئی ایسا تیل ڈالا تھا کہ ایکدم سے آگ بھڑک اٹھی تھی ۔ اس آگ نے شٹل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ۔

کیٹی نے کہا ۔

"شٹل کا ایندھن پھٹا تو تباہی مچ جائے گی یہاں سے بھاگ چلو"

تھیوسانگ اور کیٹی تیزی سے پیچھے کی طرف دوڑ پڑے ۔ مگر سپاہی ابھی تک وہیں کھڑے خلائی شٹل کے جلنے کا منظر دیکھ رہے تھے اور خوشی سے نعرے لگا رہے تھے ۔ آگ شٹل کے ایندھن تک پہنچی تو شٹل ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ پڑی ۔ جتنے سپاہی اردگرد کھڑے تھے درختوں کے ساتھ ہی ان کے پرخچے اڑ گئے ۔ اس وقت تھیوسانگ اور کیٹی جنگل میں کافی دور پہنچ چکے تھے ۔

کیٹی نے کہا ۔

"آخری امید بھی بجھ گئی"

تھیوسانگ بھی رک گیا ۔

"یقیناً سارے کے سارے سپاہی ہلاک ہو گئے ہوں گے"

کیٹی نے کہا ۔

"اس دھماکے میں کوئی نہیں بچا ہو گا"

تھیوسانگ نے پوچھا ۔

"اب ہمیں کہاں جانا چاہیے؟"

کیٹی نے کہا ۔

"ظاہر ہے ہم اس سیارے پر پھنس کر رہ گئے ہیں ۔ اب ہمیں کسی خفیہ جگہ پر چھپ کر کسی نئے منصوبے کی تیاری کرنی ہو گی"

تھیوسانگ بولا ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"لیکن وہ خفیہ جگہ کون سی ہو سکتی ہے۔ اس جنگل میں تو بادشاہ کے سپاہی پہنچ جائیں گے۔" کیٹی نے سوچتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اس سیارے کے جنوب کی طرف نکل جانا چاہیئے۔ وہ علاقہ ضرور ویران ہوگا اور ہمیں کوئی نہ کوئی چھپنے کی جگہ مل جائے گی۔"

دونوں جنگل کے جنوب کی طرف چلنے لگے۔

دوسری طرف تھیوسانگ کے فرار کے بعد حامان جادوگر نے دھندلے طلسمی شیشے کی مدد لی اور اس سے تھیوسانگ کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہوگا؟ دھندلے شیشے کے چہرے نے کہا۔

"حامان! جس شخص کو تم تلاش کر رہے ہو وہ ایک ایسے خلائی سیارے کی مخلوق ہے جس میں الیکٹرانک تابکاری اتنی مدھم ہے کہ میں اسے تلاش نہیں کر سکتا۔ تمہارا طلسم یہاں کام نہیں کرے گا۔"

یہ کہہ کر دھندلا چہرہ غائب ہوگیا۔

حامان نے سٹ پٹا کر حکم دیا کہ مفرور قیدی کو ملک کے کونے کونے میں تلاش کیا جائے۔ سپاہیوں کے دستے رات کی تاریکی میں

نکل کھڑے ہوئے۔

جب صبح کا سورج نکلا تو تھیوسانگ اور کیٹی ایک بہت بڑے پہاڑ کو عبور کر کے اس کی دوسری جانب پہنچ گئے تھے۔ یہاں ایک دریا بہہ رہا تھا۔ آبادی کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا۔ تھیوسانگ بولا۔

"ہمیں یہ دریا ہر حالت میں پار کرنا ہوگا کیٹی۔"

کیٹی نے دریا کے پاٹ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"یہاں کوئی کشتی وغیرہ نظر نہیں آ رہی۔ ہمیں تیر کر دریا پار کرنا ہوگا۔"

وہ دریا میں اترنے کی تیاریاں ہی کر رہے تھے کہ کیٹی نے ایک طرف اشارہ کیا۔

"وہ دیکھو۔ ایک کشتی چلی آ رہی ہے۔"

کشتی سامنے والے کنارے سے آ رہی تھی اور اس میں سامان لدا تھا۔

"شاید یہ باربردار کشتی ہے۔ مال اس کنارے پہ اتار کر ضرور واپس جائے گی۔ ہم اس کشتی کے ذریعے دوسرے کنارے پر پہنچ سکتے ہیں۔"

کیٹی نے کہا۔

"یہ کشتی والا ملاح ہمارا گواہ بن جائے گا۔ اگر سپاہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں تک آئے تو وہ انہیں ہمارے بارے میں بتا دے گا۔ کہ ہم دریا پار گئے تھے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"یہ خطرہ ہمیں مول لینا ہی ہوگا کیٹی! جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

اتنی دیر میں کشتی کنارے پر آکر لگ گئی۔

کشتی پر سبزیوں کے بورے لدے تھے۔ چار آدمی کشتی سے اترے۔ انھوں نے بڑے بڑے بوروں کو کشتی سے اتارنا شروع کر دیا۔ جب کشتی خالی ہو گئی اور کشتی کنارے ــــ کنارے چلنے لگی۔ جب خالی کشتی کیٹی اور تھیوسانگ کے قریب سے گزری تو کیٹی نے ملاح کو آواز دی۔

"بھائی ہمیں پار لے جاؤ گے؟"

ملاح نے کشتی کو روک لیا۔ تھیوسانگ اور کیٹی کی طرف دیکھا۔ بولا۔

"آجاؤ۔ بہن! میں بھی پار ہی جا رہا ہوں۔"

تھیوسانگ اور کیٹی خالی کشتی میں سوار ہو گئے۔ ملاح نے کشتی کو دوسرے کنارے کی طرف پانی میں ڈال دیا۔

دریا پار علاقوں کے دو چار جھونپڑوں کے سوا کوئی آبادی نہیں تھی۔ تھیوسانگ اور کیٹی وہاں سے بھی آگے روانہ ہو گئے۔

اسی طرح وہ سارا دن سفر کرتے رہے۔ رات کو وہ ایک ایسے بنجر اور ویران علاقے میں پہنچے جہاں لنسواری ڈھنگ کے ایسے پہاڑ تھے جن میں غار بنے ہوئے تھے۔ ان پہاڑوں کے درمیان ایک ندی بہہ رہی تھی۔ ندی کے کنارے پتھریلے تھے۔ ان پہاڑوں میں جہاں ندی موڑ کاٹتی تھی انہیں ذرا بلندی پر ایک مندر بنا ہوا نظر آیا۔

اس مندر تک جانے کے لیے پتھر کی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ مگر یہ سیڑھیاں ٹوٹی پھوٹی تھیں۔ کیٹی نے کہا۔

"ہم کچھ دیر کے لیے اس مندر میں چھپ سکتے ہیں۔"

تھیوسانگ کو کیٹی کی تجویز پسند آئی۔ دونوں پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر مندر کے دروازے پر آگئے۔ مندر کا دروازہ ادھ کھلا تھا۔ تھیوسانگ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو دیکھا کہ مندر ایک چھوٹی سی کوٹھری تھی جس میں ایک پتھر کی مورتی رکھی تھی۔ مورتی کی شکل بڑی ڈراؤنی تھی۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا سیندور اور تیل ملا ہوا تھا جو سیاہ پڑنے لگا تھا۔

کیٹی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ کوئی بے آباد مندر ہے۔ لگتا ہے یہاں کبھی کوئی اس مورتی کی پوجا کرنے نہیں آیا۔"

"محسوس تو ایسا ہی ہوتا ہے" تھیو سانگ نے کہا۔

"بہرحال ہمیں کچھ دیر یہاں رہ کر یہ سوچنا ہوگا کہ آگے کیا کریں؟"

انہوں نے مندر کی کوٹھڑی کے ایک کونے کو صاف کیا اور وہاں بیٹھ کر آرام کرنے لگے۔ سورج غروب ہو گیا تھا۔ نیچے پہاڑوں کی وادی میں شام کے سائے اترنا شروع ہو گئے تھے۔ رات کا اندھیرا آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ تھیو سانگ اور کیٹی باتیں کرنے لگے۔

"تھیو بھائی! خلائی شٹل تو جل کر راکھ ہو گئی۔ اب ہمارے پاس یہاں سے فرار ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

تھیو سانگ بولا۔

"تم حامان جادوگر کے بنائے ہوئے مصنوعی چاند کو بھول گئی ہو۔ میں وہاں رہ چکا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک دو بار چھوٹے خلائی جہاز اترے تھے۔ مجھے تو یہ حامان جادوگر بہت بڑا سائنس دان لگتا ہے۔ جادو کا اس نے ڈھونگ رچا رکھا ہے

تاکہ بادشاہ پر اس کا رعب بنا رہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"عنبر ناگ ماریا نے مجھے ایک بار بتایا تھا کہ قدیم زمانے میں انہوں نے دمشق شہر میں ایک کیمیا دان کو دیکھا تھا جو ایک کنوئیں میں سے ہر رات ایک چاند طلوع کرتا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قدیم زمانے میں بھی لوگ سائنس میں کافی ترقی کر چکے تھے۔ ہو سکتا ہے حامان نے بھی کوئی کیمیا دی مصنوعی چاند بنا کر آسمان پر چھوڑ رکھا ہو اور اس کا دوسرے خلائی سیاروں سے رابطہ ہو۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اس شخص کا کسی دوسرے قریبی سیارے سے خلائی رابطہ قائم ہے۔ کیونکہ ایک دو بار میں نے اپنی آنکھوں سے مصنوعی چاند کی پہاڑیوں میں خلائی راکٹ کو اترتے دیکھا تھا۔"

کیٹی بولی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہمارے لئے نجات کا یہی ایک راستہ ہے کہ ہم کسی طرح مصنوعی چاند پر پہنچ کر وہاں سے کسی خلائی راکٹ کو اغوا کرنے کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوشش کریں"

تھیوسانگ مسکرا کر بولا۔

"آخر تم بھی خلائی مخلوق ہو، میری بات کی تہہ تک پہنچ جاتی ہو"

کیٹی نے کہا۔

"مگر مصنوعی چاند تک کیسے پہنچا جائے۔ سوال یہ ہے"

تھیوسانگ نے کہا۔

"اس پہ غور کیا جا سکتا"

پھر کچھ دیر خاموش رہ کر بولا۔

"جس سانپ نے میری زنجیروں کو پھنکار مار کر پگھلا ڈالا تھا اور مجھے نہیں کاٹا تھا اگر کسی طرح وہ ہمارے پاس آجائے تو اس سے مدد لی جا سکتی ہے"

کیٹی نے کہا۔

"اس سانپ نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تھا کہ ہمارے جسموں سے ناگ کی بو آتی ہے اور ناگ ان سانپوں کا دیوتا ہے۔ مگر ہم سانپ کو بلا نہیں سکتے۔ کیونکہ ہمیں ان کی زبان نہیں آتی"

تھیوسانگ بولا۔

"مصنوعی چاند پر اس قسم کے سانپوں کا ایک پورا گڑھا بھرا ہوا ہے جو قیدیوں کی کوٹھڑیوں کے قریب ہی ہے"

کیٹی مایوسی سے سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں تھیوسانگ ——— سانپ ہماری کوئی مدد نہیں کر سکے گا۔ ہمیں خود ہی مصنوعی چاند تک پہنچنے اور خلائی مخلوق سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہو گی"

پھر اس نے تھیوسانگ سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی خلائی راکٹ والی مخلوق کو دیکھا تھا۔

تھیوسانگ بولا۔

"نہیں۔ میں نے مصنوعی چاند پہ کبھی کسی خلائی مخلوق کو نہیں دیکھا"

کیٹی نے کہا۔

"تو پھر وہاں کوئی خلائی مخلوق نہیں ہو گی۔ اس مکار اور چالاک حامان نے خود ہی خلائی راکٹ تیار کر رکھے ہوں گے۔ تا کہ اگر کبھی بادشاہ اس کے خلاف ہو جائے تو وہ ان راکٹوں کی مدد سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انس کے تخت پر قبضہ کر سکے گا

تھیوسانگ، خاموش رہا۔ ان کے باتیں کرتے ہی کرتے رات ہو گئی۔

مندر میں اندھیرا چھا گیا۔ وہاں کوئی چراغ وغیرہ بھی نہیں تھی۔ تھیوسانگ اور کیٹی مندر کا دروازہ کھول کر اس کی دہلیز پہ آکر بیٹھ گئے۔ آسمان پہ نیلے ستارے چمک رہے تھے۔ یہاں کی فضا بالکل ان کی اپنی زمین کی طرح تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ یہ زمین ابھی اپنی تہذیب کے ابتدائی دور سے گزر رہی تھی۔

ہمارے پاس پرانے زمانے کی تاریخ سے واقفیت پیدا کرنے کے دو ہی ذریعے ہیں۔ پہلا ذریعہ وہ آثار ہیں جو ہمیں زمین کی کھدائی سے ملتے ہیں اور آثار قدیمہ کے ماہر ان کی تاریخ پرکھ کر اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ کس زمانے کے آثار ہیں اور اس زمانے میں لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ دوسرا ذریعہ تاریخ کی پرانی کتابیں اور تختیاں وغیرہ ہیں۔ اگرچہ ہم آج سے پانچ چھ ہزار برس پیچھے کی پرانی تہذیب و تمدن سے واقف ہو گئے ہیں مگر ہمیں ابھی تک اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس قدیم زمانے میں بھی وہ لوگ سائنس میں کتنی ترقی کر چکے تھے۔ جنوبی امریکہ

میں خلائی جہازوں کے اترنے کے اڈے کے آثار اور پرانی غاروں کی دیواروں پر راکٹوں کی بنی ہوئی تصویریں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ آج سے ہزاروں برس پہلے ہماری زمین پہ کوئی خلائی مخلوق اتری تھی اور وہ یہاں کافی دیر تک آباد رہی۔ آج کے خلائی سائنس دان یہ بھی کہتے ہیں کہ کسی وجہ سے یہ خلائی مخلوق واپس اپنے سیارے کی طرف روانہ ہو گئی۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ چونکہ وہ کسی بہت ہی دور دراز سیارے سے یہاں آئے تھے اس لیے ہو سکتا ہے کہ ابھی وہ اپنے سیارے پہ نہ پہنچے ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے سیارے پہ کچھ عرصہ رہنے کے بعد واپس ہماری زمین کی طرف روانہ ہو گئے ہوں اور زیادہ فاصلہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک آدھے راستے میں ہی ہوں۔

بہرحال ننانوے فی صد آج کے خلائی سائنس کے ماہروں کا خیال ہے کہ کبھی ہماری زمین پہ آسمان سے کوئی مخلوق ضرور اتری تھی۔ جو نہ جانے کیوں واپس چلی گئی۔ اور اس مخلوق کے جانے کے بعد ہماری زمین کے لوگوں نے ان کے راکٹوں کی تصویریں اپنے غاروں میں بنانا شروع کر دیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اچانک انہیں مندر کی دہلیز پہ بیٹھے بیٹھے انسانوں کی آوازیں سنائی دیں۔ دونوں جلدی سے مندر کے چبوترے سے نیچے آکر جدھر سے آوازیں آرہی تھیں اُدھر دیکھنے لگے۔

انہیں رات کے اندھیرے میں ندی پر مشعلوں کی روشنی دکھائی دی۔ ایک کشتی ندی میں چلی آرہی تھی جس میں کچھ آدمی بیٹھے تھے۔ مشعلوں کی روشنی میں سپاہیوں کی ڈھالیں، نیزے اور تلواریں چمک رہی تھیں۔

کیٹی نے کہا۔

"یہ تو سپاہی ہیں۔ شاید ہماری تلاش میں آئے ہیں۔"

تھیوسانگ بولا۔

"اس چٹان کی طرف بھاگو۔"

دونوں مندر کے چبوترے سے بھاگ کر چٹان کے پیچھے چھپ گئے۔

کشتی کنارے پر آکر رُک گئی۔ چھ سات سپاہی اس میں سے نکل کر مندر کی طرف بڑھے۔ ایک سپاہی نے اوپر اشارہ کر کے کہا۔

"ہم اس مندر میں رات آرام کریں گے۔ صبح تلاش کریں گے مفرور قیدیوں کو۔"

سپاہیوں نے کشتی کو کنارے سے باندھ دیا اور چبوترے کی

سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ تھیوسانگ کے ذہن میں ایک منصوبہ آ گیا۔ اس نے کیٹی سے سرگوشی میں کہا۔

"میرے پیچھے پیچھے آؤ۔"

دونوں اندھیرے میں چٹان سے نکل کر ایک طرف بڑھنے لگے۔ تھیوسانگ آگے آگے تھا۔ بڑے بڑے پتھروں کے پیچھے سے ہوتے یہ دونوں نیچے ندی کے کنارے پر آگئے۔ یہاں گھپ اندھیرا تھا۔ سپاہی مشعلوں کے ساتھ اوپر مندر میں چلے گئے تھے۔ اس ویرانے میں انھوں نے کشتی پر کسی محافظ کو چھوڑنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ تھیوسانگ نے کیٹی سے کہا۔

"ہم یہ کشتی لے کر یہاں سے نکل جائیں گے۔"

کیٹی اندھیرے میں چمکیلی آنکھوں سے تک رہی تھی۔ وہ کچھ نہ بولی۔ اس کے سوا اور کوئی ذریعہ وہاں سے فرار ہونے کا نہ تھا۔ انھوں نے مندر کی طرف دیکھا۔ سپاہی مندر کی کوٹھڑی میں گھسے شور مچا رہے تھے۔ دو سپاہی باہر مشعلیں لگائے چبوترے پہ لیٹ گئے تھے۔ تھیوسانگ اور کیٹی رینگ رینگ کر چلتے کشتی کے قریب آگئے۔ تھیوسانگ کشتی کا رسہ کھولنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اہرام کا تابوت

کیٹی جلدی سے کشتی میں بیٹھ گئی

تھیوسانگ نے رسی کھولی اور خود بھی کشتی میں چھلانگ لگا دی۔ اس سے آواز پیدا ہوئی۔ چبوترے پر بیٹھے سپاہیوں نے پیچھے گھور کر دیکھا۔ انہیں ستاروں کی مدھم روشنی میں کشتی ندی کے کنارے سے ہٹتی نظر آئی تو انھوں نے شور مچا دیا

تھیوسانگ نے چپو پکڑ کر کشتی کو پانی کے بہاؤ پر ڈال دیا۔ چبوترے پر سے سپاہی پیچھے کو بھاگے۔ دوسرے سپاہیوں نے اوپر سے تیر برسانے شروع کر دیئے۔

تیر کشتی میں آ کر گرے۔ کیٹی اور تھیوسانگ ایک طرف ہٹ کر سمٹ گئے۔ ندی کے پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا۔ کشتی دیکھتے دیکھتے آگے نکل گئی۔ سپاہی کچھ دور تک کنارے کے ساتھ بھاگے اور انھوں نے تیر بھی چلائے مگر کشتی رات کے اندھیرے میں ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

تھیوسانگ نے سر اٹھا کر پیچھے دیکھا۔ کشتی پہاڑی کا موڑ

گھوم چکی تھی۔ اس نے اطمینان کا سانس لے کر کہا

"ہم خطرے کی حدود سے نکل آئے ہیں"

پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے ندی کا زور بہت زیادہ تھا۔ کشتی بڑی تیزی سے آگے ہی آگے بہتی چلی جا رہی تھی لہریں اسے ادھر ادھر اچھال رہی تھیں تھیوسانگ اور کیٹی چپوؤں کی مدد سے کشتی کے توازن کو درست رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے

جب کشتی کافی دور نکل گئی اور پہاڑی علاقہ پیچھے رہ گیا تو پانی کے بہاؤ کا جوش و خروش ختم ہو گیا اور کشتی ہموار رفتار سے بہنے لگی۔ ساری رات اسی طرح گزر گئی۔ سورج مشرقی افق سے طلوع ہوا تو اس کی روشنی میں تھیوسانگ اور کیٹی نے دیکھا کہ جن پہاڑوں سے وہ کشتی اغوا کر کے چلے تھے وہ بہت پیچھے رہ گئے تھے اور اب ندی ایک بنجر میدان میں داخل ہو گئی تھی۔ یہاں زمین ہموار مگر سخت تھی۔ کیٹی نے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ ندی آگے جا کر کسی دریا سے مل جائے گی"

دوپہر تک وہ بنجر ویران میدان میں بہتی ندی میں سفر کرتے رہے۔ دوپہر کے بعد بنجر میدان ایک ریتلے صحرا میں بدل گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب ریت کے ٹیلوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"میں حیران ہوں کہ یہ ندی آگے جا کر ریت میں کہیں جذب تو نہیں ہو جائے گی؟ کیونکہ اس کا پاٹ چھوٹا ہوتا جا رہا ہے۔"

مگر آگے ایک دریا آگیا۔ یہ دریا کسی بڑی نہر جتنا تھا۔ اس کا پاٹ زیادہ چوڑا نہیں تھا۔ ندی دریا میں داخل ہوئی تو کیٹی نے کہا۔

"اب یہ دریا ضرور سمندر میں جا کر گرے گا۔ بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں اتر جائیں۔"

تھیو سانگ کشتی کو کنارے پر لے آیا۔ دریا کے کنارے ایک جگہ کشتی کھڑی کر کے وہ کنارے کی ریت پر اتر گئے۔ یہاں چاروں طرف ریت کے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے۔ انہوں نے سورج کے اندازے سے مشرق کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

ریت کے ٹیلوں میں سے گزرتے ہوئے وہ ایک نخلستان میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں کھجور کے درخت کھڑے ہیں۔ نیچے ان کی چھاؤں میں ایک چشمہ بہہ رہا ہے۔ دو آدمی ایک اونٹ کے پاس ریت پر چادر بچھائے بیٹھے

کھجوریں کھا رہے ہیں۔

کیٹی اور تھیو سانگ کو دیکھ کر ایک آدمی نے کہا۔

"تم مسافر لگتے ہو۔ اگر بھوک لگی ہے تو یہ کھجوریں حاضر ہیں۔"

کیٹی اور تھیو سانگ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ مسافروں نے انہیں کھجوریں پیش کیں۔ ایک آدمی نے کہا۔

"میرا نام عاتر ہے۔ تم کون ہو اور کہاں سے آ رہے ہو؟"

تھیو سانگ بولا۔

"یہ میری بہن ہے۔ ہم دونوں جڑی بوٹیوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ مگر یہاں راستہ بھول کر نکل آئے ہیں۔"

دوسرا آدمی بولا:

"یہ جگہ صحرائے کاشان ہے۔ یہاں سے شمال مشرق کی طرف کاشان کا شہر ہے۔ اگر تم وہاں چلے جاؤ تو تمہیں کوئی قافلہ مل جائے گا۔"

تھیو سانگ اور کیٹی کے لیے اتنی معلومات ہی بہت تھیں۔ عاتر نے پوچھا۔

"تم لوگ پیدل ہی صحرا میں سفر کر رہے تھے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے کہا۔

"ہم کشتی میں آ گئے ہیں۔ کشتی دریا پہ ہی چھوڑ دی ہے" تاتر کہنے لگا۔

"ویسے یہاں سے کاشان ایک رات کے سفر پر ہے۔ راستے میں تمہیں پانی کے چشمے اور کھجوروں کے درخت مل جائیں گے۔"

دوسرا آدمی بولا۔

"دن کے وقت دھوپ میں سفر مت کرنا۔ گرمی میں تم سفر نہ کر سکو گے۔"

انہیں کیا معلوم تھا کہ تھیوسانگ اور کیٹی کو نہ گرمی لگتی ہے نہ سردی۔ انھوں نے دونوں افراد کا شکریہ ادا کیا اور شمال مشرق کی طرف سفر شروع کر دیا۔ وہ شہر کاشان میں جا کر کسی قافلے کے ساتھ مل کر کسی دور دراز علاقے کی جانب نکل جانا چاہتے تھے۔ ابھی انہیں دشمن سپاہیوں سے جان بچانے کی ضرورت تھی۔ صحرا کے ریتلے راستے پر پیدل سفر کرتے رہے۔

صبح کی روشنی ہوئی تو تھیوسانگ اور کیٹی نے دیکھا کہ ریتلے ٹیلوں کے درمیان ایک بہت اونچا اور کشادہ تکونا اہرام سا بنا ہوا ہے۔ کیٹی نے کہا۔

"یہ تو اہرام مصر لگتا ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"مگر یہ ہماری دنیا یعنی عنبر ناگ کے سیارے کی زمین نہیں ہے۔ یہ تو ایک دوسرے نظام شمسی کی زمین ہے۔ جس پہ ہماری زمین کی طرح کے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ظاہر ہے یہاں مصر کا ملک نہیں ہو سکتا۔"

کیٹی نے اہرام کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"لیکن یہ بالکل اہرام مصر کی طرح کا ہرم ہے۔"

اب انہیں ایک جانب سے انسانوں کا ایک جلوس سا نظر آیا۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک ماتمی جلوس تھا۔ لوگوں نے ایک جنازہ اٹھا رکھا تھا۔ آگے لمبے سفید کرتوں والے کاہن مذہبی منتر پڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"معلوم ہوتا ہے یہ کسی امیر آدمی کا جنازہ ہے جس کو اس اہرام میں دفن کیا جا رہا ہے۔"

تھیوسانگ اور کیٹی ریت کے ٹیلے سے نکل کر جلوس کی طرف بڑھے۔ یہ ان کی غلطی تھی۔ جلوس کے قریب پہنچے تو دس بارہ سپاہی تلواریں لیے ان کی طرف لپکے اور انہیں زنجیروں میں جکڑ دیا۔ کیٹی اور تھیوسانگ حیرت زدہ ہو کر رہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئے۔ کہ یہ وہ کس نئی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ ایک سپاہی نے تلوار کی نوک کیٹی کی گردن پر رکھی ہوئی تھی۔ کیٹی کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتی تھی۔

ماتمی جلوس جنازے کو لے کر اہرام میں داخل ہو گیا۔ اہرام کے غار میں اندھیرا تھا۔ جنازہ سیڑھیوں سے اتار کر یہ لوگ ایک تنگ و تاریک کمرے میں آ گئے جس کی پتھر کی چھت زیادہ اونچی نہیں تھی۔ ان لوگوں نے جنازے کو وہاں چبوترے پر رکھ دیا اور تھیوسانگ اور کیٹی کو بھی وہیں ایک ستون سے باندھ کر باہر نکل گئے۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"یہ لوگ ہمیں ہمیشہ کے لیے اس مُردے کے ساتھ بند کر رہے ہیں۔"

کیٹی نے زور لگا کر زنجیر توڑ ڈالی اور اہرام کے دروازے کی طرف بھاگی۔ مگر اتنی دیر میں لوگ باہر نکل گئے تھے اور پتھر کی دیوار نیچے گر چکی تھی۔ یہ دیوار کیا تھی ایک بہت بڑا پتھر تھا۔ جس نے دیوار کی شکل میں نیچے گر کر راستے کو بند کر دیا تھا۔

تھیوسانگ نے بھی اپنی زنجیروں کو توڑ ڈالا۔ انہوں نے اہرام کی دیواروں کو زور زور سے ہلانے کی کوشش

کی مگر پتھر کی دیواروں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ کیٹی نے کہا۔

"تھیوسانگ! اب ہم شاید اس موت کے اہرام سے کبھی باہر نہیں نکل سکیں گے۔ تم نے اس وقت سپاہیوں کو کیوں نہ مار ڈالا۔ جب ہمیں پکڑا گیا تھا"

تھیوسانگ نے کہا۔

"سپاہی نے تمہاری گردن پر تلوار رکھی ہوئی تھی۔ مجھے تمہاری جان کا خطرہ تھا"

کیٹی بولی۔

"بہرحال اب ہم دونوں کی جان کو خطرہ ہی نہیں بلکہ یقینی طور پر ہم دونوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس اہرام میں دفن ہو گئے ہیں"

تھیوسانگ چبوترے کی طرف بڑھ کر بولا۔

"یہ تو ہم نے دیکھا ہی نہیں کہ اس میں کس کی لاش ہے"

کیٹی اور تھیوسانگ چبوترے پر رکھے ہوئے جنازے کی طرف بڑھے۔ یہ ایک تابوت تھا۔ جس پر چادر پڑی تھی۔ چادر ہٹائی تو نیچے ایک تختی پر ان لوگوں کی زبان میں لکھا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"شہزادہ بیشام کو مقدس سانپ کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مرگیا ہے۔ آسمان کے دیوتا اس کی حفاظت کریں۔ آسمان کی دنیا اس کی خدمت کے لیے ایک عورت اور ایک مرد کو بھی ساتھ دفن کر دیا گیا ہے۔"

تھیوسانگ اور کیٹی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"تو گویا ہمیں اس مردے کی خدمت کے لیے زبردستی پکڑ کر دفن کر دیا گیا ہے۔"

کیٹی نے جھنجھلا کر کہا۔ تھیوسانگ بولا۔

"مگر یہ مقدس سانپ کون ہے اور کہاں ہے؟"

کیٹی نے چونک کر کہا۔

"اگر وہ سانپ زندہ ہے تو ہماری مدد کر سکتا ہے۔ تھیوسانگ!"

تھیوسانگ نے تابوت کا ڈھکنا کھول دیا۔

تابوت میں ایک خوبصورت اور نوجوان شہزادے کی لاش پڑی تھی اور اس کے سرہانے کی جانب ایک سبز رنگ کا سرخ آنکھوں والا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ سانپ پھنکار مار کر تھیوسانگ اور کیٹی کی طرف بڑھا۔ مگر فوراً ہی رک گیا۔ اسے ان دونوں میں سے ناگ دیوتا

کی بو آنے لگی تھی۔

سانپ کو رکتا دیکھ کر کیٹی نے خوش ہو کر کہا۔

"تھیوسانگ! اس نے ہمارے جسموں سے آتی مقدس ناگ کی بو سونگھ لی ہے۔ اسی لیے وہ حملہ کرتے کرتے رک گیا ہے۔"

تھیوسانگ سانپ کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ سانپ کی آنکھوں میں دوستی کی چمک ہے۔ شاید وہ ہمیں کچھ کہنا چاہتا ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"مگر ہم اس کی زبان میں بات نہیں کر سکتے۔"

سانپ ان کی باتوں کو سمجھ رہا تھا۔ اس نے ہلکی سی پھنکار مار کر کہا۔

"تم مقدس ناگ دیوتا کے ضرور بھائی بہن ہو۔ کیا تم میری زبان سمجھ رہے ہو؟"

مگر کیٹی اور تھیوسانگ سانپ کی زبان نہیں سمجھ سکتے تھے۔

"اس نے کچھ کہا ہے کیٹی۔" تھیوسانگ نے بے تابی سے کہا۔

"کاش ہم اس کی زبان سمجھ سکتے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے نا امیدی سے کہا۔ سانپ نے کیٹی اور تھیوسانگ کے آگے سر جھکا دیا۔

"وہ تمہیں سلام کر رہا ہے" تھیوسانگ بولا۔

جب سانپ نے دیکھا کہ ناگ دیوتا کے بہن بھائی اس کی زبان میں بات نہیں کر سکتے اس نے ان دونوں کی زبان کے الفاظ پر غور کیا۔ اس زبان کے ایک لفظ کو اپنے ذہن میں بار بار دہرایا اور پھر باریک آواز میں ان کی زبان میں بولا۔

"مقدس ناگ کے بہن بھائی! میں تمہاری زبان میں بول رہا ہوں۔ کیا تم سمجھ رہے ہو؟"

کیٹی اور تھیوسانگ نے سبز سانپ کے منہ سے نکلے ہوئے انسانی زبان کے الفاظ سنے تو دنگ رہ گئے کیٹی نے جلدی سے کہا۔

"ہاں ہاں! ہم تمہاری زبان سمجھ رہے ہیں۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم یہاں سے کیسے باہر نکل سکتے ہیں؟"

سانپ بولا۔

"یہ بعد میں سوچیں گے۔ پہلے میری بات سنو! اس شہزادے بلیشال کو زہر دے کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ اپنی موت نہیں مرا۔"

کیٹی حیران ہو کر لاش کو دیکھنے لگی۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"یہ کیا راز ہے؟"

سانپ بولا۔

"اگر تم یہاں نہ آتے تو شاید یہ راز ہمیشہ کے لیے راز ہی رہتا۔ مگر تمہارے یہاں آنے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ آسمان کے دیوتا اس شہزادے کے خون ناحق سے خوش نہیں ہیں اور اس کی زندگی چاہتے ہیں۔"

کیٹی نے کہا۔

"مگر شہزادہ تو مر چکا ہے۔"

سانپ بولا۔

"لیکن ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا۔ میں اس کے جسم سے اس کا سارا زہر چوس کر اسے پھر سے زندہ کر سکتا ہوں۔"

تھیوسانگ نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر فوراً اس کے جسم میں سے زہر نکال کر پھینک دو۔"

سانپ نے اپنا منہ شہزادے کی لاش کی گردن کے ساتھ لگا دیا۔ اور لاش کے اندر پھیلا ہوا زہر چوسنے لگا۔ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھوڑی تھوڑی دیر بعد زہر نکال کر تابوت میں پھینک د
چھ سات بار ایسا کرنے کے بعد لاش میں حرکت پ
ہوئی اور پھر شہزادہ بیشال نے آنکھیں کھول دیں۔

"میں کہاں ہوں؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"شہزادے! گھبراؤ مت۔ تمہیں زہر دے کر مار دیا گیا تھا مگر مقدس سانپ نے تمہارے جسم کا زہر نکال کر پھینک دیا ہے۔ تم زندہ ہو۔"

شہزادہ تابوت میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ۔۔۔ کیا میں اہرام میں دفن کر دیا گیا تھا؟"

شہزادے نے تعجب سے اہرام کی چھت اور دیوار دیکھ کر کہا۔ کیٹی بولی۔

"ہاں شہزادے۔ مگر تمہیں کس نے زہر دیا تھا؟"

شہزادہ بولا

"یہ کام سوائے میرے ظالم چچا کے دوسرا کوئی نہیں کر سکتا۔ میں تخت کا اکیلا حق دار تھا۔ وہ مجھے اپنے راستے سے ہٹا کر میرے باپ کے تخت و تاج پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے اُس نے مجھے کھانے میں زہر دے دیا۔ مجھے یاد ہے

کھانا کھانے کے بعد میری حالت خراب ہو گئی تھی۔ مگر تم لوگ کون ہو؟ اور یہ سانپ ۔۔۔ مقدس سانپ نے میرے جسم میں سے زہر کیوں نکالا؟"

کیٹی نے کہا۔

"ہمیں تمہارے ساتھ اہرام میں دفن کر دیا گیا تھا۔ لیکن ہم نے تابوت کھولا تو اندر تمہاری لاش کے پاس سانپ بیٹھا تھا۔ یہ سانپ ہمارا دوست نکلا۔ کیونکہ ہم سپیروں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں"

کیٹی نے یونہی کہہ دیا۔ سانپ کچھ نہ بولا۔ شہزادے کو تابوت میں سے باہر نکال دیا گیا۔ وہ فرش پر بیٹھ گیا اور بولا۔

"میں تمہارا اور سانپ کا شکر گزار ہوں"

سانپ نے کہا۔

"شہزادے! تم بے گناہ ہو۔ لیکن اگر یہ دونوں بہن بھائی نہ ہوتے تو شاید میں تمہارے جسم کا زہر نہ نکالتا"

شہزادے نے سانپ کو باریک آواز میں انسانوں کی طرح بات کرتے دیکھا تو تعجب سے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم انسانوں کی طرح بول لیتے ہو؟"
سانپ کہنے لگا۔

"یہ بھی ان دونوں بہن بھائیوں کا کرشمہ ہے۔ تمہیں ان دونوں کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔"

شہزادہ بیشال نے کیٹی اور تھیو سانگ کا شکریہ ادا کیا اور بولا۔

"لیکن اب ہم اس بند اہرام سے کیسے باہر نکلیں گے؟"

اس کے اندر صرف اتنی ہوا موجود ہے جو ہمیں زیادہ سے زیادہ ایک دن تک زندہ رکھ سکتی ہے"
سانپ نے کہا۔

"میں یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کرتا ہوں"

یہ کہہ کر سانپ نے گھوم پھر کر اہرام کی دیواروں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ اسے ایک جگہ دیوار میں نرم ریت محسوس ہوئی۔ سانپ نے وہاں سوراخ بنانا شروع کر دیا۔ تھیو سانگ اور کیٹی بھی اس کے ساتھ لگ گئے۔

تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے وہاں سوراخ گہرا کر لیا۔ کیٹی نے کہا۔

"ہمیں یہاں سرنگ کھودنی ہو گی"

شہزادہ بھی ان کی مدد کرنے کو اٹھا۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"شہزادے تم آرام کرو"

سانپ، کیٹی اور تھیو سانگ سرنگ کھودتے چلے گئے۔ ریت کی وجہ سے سرنگ بڑی آسانی سے بنتی جا رہی تھی۔ آدھی رات تک انہوں نے سرنگ کا دوسرا سرا اہرام سے باہر نکال لیا۔ سب سے پہلے سانپ باہر گیا۔ اس نے واپس آکر بتایا کہ اہرام سے باہر کوئی پہرے دار نہیں ہے۔ ایک ایک کر کے تھیو سانگ، کیٹی اور شہزادہ بیشال سرنگ سے باہر آ گئے۔

صحرا میں رات کا وقت تھا۔ آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔ سانپ نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ مجرموں کو ان کے جرم کی سزا دی جائے۔ اور شہزادے کو اس کا جائز حق دلایا جائے"

شہزادہ بولا۔

"اس ریاست کے تخت پر میرا حق ہے۔ اگر میرا ظالم چچا تخت پر قابض رہا تو وہ میرے خاندان کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب بڑوں اور بچوں کو بھی ہلاک کر دے گا۔"
کیٹی اور تھیوسانگ نے شہزادے کو یقین دلایا کہ وہ اس کا جائز حق اسے واپس دلانے میں اس کی مدد کریں گے۔ بانو نے کہا۔

"میں بڑی آسانی سے شہزادے کے دشمنوں کو اس کے راستے سے ہٹا سکتا ہوں اور مجرموں کو ان کے گناہ کی سزا دے سکتا ہوں۔"
کیٹی نے کہا۔

"پھر بھی ہمیں سوچ سمجھ کر شاہی محل کی طرف بڑھنا ہوگا۔"
شہزادے نے کہا۔

"شہر کے دروازے کے پاس ہی شاہی محل ہیں۔ وہاں میرے رشتہ داروں کی قیام گاہیں ہیں۔ ہم ان کے پاس جا کر چھپ جائیں گے اور پھر ظالم چچا کے محل پر حملہ کر کے تخت پر قبضے کا اعلان کر دیں گے۔"

تھیوسانگ نے سانپ کو اٹھا کر اپنی کلائی سے لپیٹ لیا اور انہوں نے ستاروں کی روشنی میں شہر کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ شہزادے نے کہا۔

"ہمیں شہر کے ایک خفیہ دروازے سے داخل ہو کر میرے رشتہ داروں کی حویلی میں جانا ہوگا۔"

شہر وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ بہت جلد جب وہ ایک ریت کے ٹیلے کی دوسری جانب آئے تو انہیں شہر کی دیوار کے برجوں پر رات کی مشعلیں جلتی نظر آئیں۔ اب شہزادے نے انہیں شہر کے خفیہ دروازے کی طرف گائیڈ کرنا شروع کیا۔ وہ ریت کے ایک ایسے میدان سے گزرے جہاں بہت سے کھنڈر بکھرے ہوئے تھے۔ شہزادے نے انہیں بتایا کہ اس جگہ پر ایک سو برس پہلے اس کے پڑدادا کا محل ہوا کرتا تھا۔ جو اب کھنڈر بن چکا ہے۔

وہ فصیل شہر کے جنوب میں ایک جگہ فصیل کے ارد گرد پھیلی ہوئی کھائی میں اتر گئے۔ کھائی میں پانی بھرا ہوا تھا۔ شہزادہ انہیں اس مقام پر لے گیا جہاں ہنگامی حالات کے وقت فرار ہونے کی غرض سے جھاڑیوں میں ایک جگہ دو کشتیاں رکھی تھیں۔ ان کشتیوں کی مدد سے وہ کھائی کو عبور کر کے شہر کی دیوار میں ایک ایسی جگہ آ گئے جہاں جھاڑیوں کے درمیان ایک سرنگ اندر جاتی تھی۔ شہزادہ آگے آگے تھا۔ وہ اس راستے کو جانتا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سرنگ سے نکلے تو وہ شہر کے اندر تھے۔ یہاں کاٹھ کباڑ پڑا تھا۔ شہزادہ انہیں اپنے ساتھ لیے فصیلِ شہر کے سائے میں سے گزرتا ایک تنگ سی گلی میں لے آیا۔ دور سے ایک چوکیدار آواز لگاتا ہوا گزر گیا۔ وہ ایک، بچتی ہوئی گلی میں سے گزر کر ایک کھلے بازار میں آئے تو سامنے بڑی عالی شان حویلیاں بنی تھیں۔ جہاں کہیں کہیں روشنی نظر آ رہی تھی۔ شہزادے نے کہا۔

"یہ ہمارے رشتے داروں کی حویلیاں ہیں۔ وہ کونے والی حویلی میرے ماموں جان کی ہے جو مجھ سے اپنے بچوں کی طرح پیار کرتے ہیں۔ ہم ان کے پاس جائیں گے۔"

کیٹی نے کہا۔

"کہیں وہ تمہیں پکڑوا تو نہیں دیں گے؟"

شہزادہ بولا۔

"وہ خود بادشاہ کے خلاف ہیں۔ بادشاہ نے ان کی ساری زرعی زمینیں ضبط کر رکھی ہیں۔ اور یہ تھوڑے سے وظیفے پر گزارہ کر رہے ہیں۔"

سانپ نے کہا۔

"مجھے اپنی جیب میں چھپا لو۔"

تھیوسانگ نے سانپ کو اپنی جیب میں رکھ لیا۔

وہ بھاگ کر کھلا بازار عبور کر کے کونے والی حویلی کے دروازے پر آ گئے۔ یہاں ایک بوڑھا ملازم تخت پر سویا ہوا تھا۔ شہزادے نے اسے بالکل نہ جگایا اور حویلی کے چھوٹے دروازے کو کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

اندر ڈیوڑھی تھی۔ اس کے آگے صحن، جس میں فوارہ لگا تھا۔ اس کے پیچھے برآمدے میں کمرے تھے۔ ان کے بیچ میں سے زینہ اوپر کی منزل کے کمروں کو جاتا تھا۔ شہزادہ زینہ چڑھنے لگا۔ اوپر والا دروازہ بند تھا۔ شہزادے نے آہستہ سے دستک دی۔ دوسری طرف سے کسی عورت کی آواز آئی۔

"کون ہے جو آدھی رات کو آیا ہے؟"

شہزادے نے اپنی وفادار بوڑھی خادمہ کی آواز پہچان لی۔ اس نے کہا۔

"ماما! میں ہوں بیشال۔"

ملازمہ نے فوراً دروازہ کھول دیا اور ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔

"شہزادے تم؟ مگر تم تو مر چکے تھے۔"

پھر وہ بھوت بھوت کہتی شہزادے کے ماموں کے کمرے کی طرف بھاگی۔ شہزادے نے لپک کر اس کو پکڑ لیا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ماما! میں بھوت نہیں ہوں۔ میں شہزادہ بیشال ہوں!"

شور سُن کر شہزادے کا ماموں اور ممانی بھی بیدار ہو گئیں۔ شہزادے بیشال کو دیکھ کر پہلے تو وہ بھی کچھ گھبرائے لیکن جب شہزادے نے انہیں اپنی ساری داستان سنائی اور کیٹی اور تھیوسانگ نے بھی اس کی تصدیق کی تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے شہزادے بیشال کو گلے سے لگا۔ ماموں نے کہا

"بیٹا! تمہارا چچا تمہارے خون کا پیاسا ہے۔ اگر اسے علم ہو گیا کہ تم ہمارے ہاں چھپے ہو تو وہ اس حویلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا!"

بیشال نے کہا۔

"ماموں جان! میں اپنے چچا سے اپنا حق واپس لینے آیا ہوں۔ آپ اگر مجھے یہاں نہیں چھپا سکتے تو میں اپنے ان دوستوں کے ساتھ صحرا میں کسی جگہ جا کر چھپ جاؤں گا!"

ماموں جان بولے۔

"ایسی بات نہیں ہے بیٹا۔ میں تمہیں اپنی حویلی کے تہہ خانے میں چھپا لوں گا۔ میرا مطلب صرف یہ

تھا کہ تمہارے دوستوں کو چاہیے کہ وہ بھی تمہارے بارے میں کسی سے کوئی بات نہ کریں!"

تھیوسانگ نے بھی کہا کہ وہ شہزادے کو اس کا جائز حق دلا کر رہیں گے۔

اس کے بعد ماموں جان شہزادے کو تہہ خانے میں لے گیا۔ تھیوسانگ اور کیٹی بھی ساتھ تھے۔ یہ تہہ خانہ حویلی کی نچلی منزل کے آخری کونے میں زمین کے اندر بنا ہوا تھا۔ یہاں ضرورت کی ہر شے موجود تھی۔

وہ تہہ خانے میں بچھے ہوئے قالین پر بیٹھ گئے اور ظالم چچا کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کے بارے میں سوچ بچار کرنے لگے۔ آخر کافی غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ جب تک فوج کے کمانڈر کو راستے سے نہیں ہٹا دیا جاتا بغاوت کی کامیابی مشکل ہے۔ کیونکہ کمانڈر بادشاہ کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ رعایا بادشاہ کے خلاف اور شہزادے کی حمایت میں تھی، مگر فوج کے کمانڈر نے ان کو فوج کی مدد سے دبا رکھا تھا۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"کیٹی کو کمانڈر کے محل میں کنیز کی شکل میں بھرتی کروا کر بھیجا جائے۔ یہ سانپ اپنے ساتھ لے جائے اور کمانڈر کو ختم کرنے کی کوشش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرے۔ دوسری طرف میں بادشاہ کے دربار میں داخل ہو جاؤں گا اور جب کمانڈر کی موت کی خبر آئے گی تو بادشاہ کا کام تمام کر دوں گا پھر ہم شہزادے بادشاہت کا اعلان کر دیں گے۔"

ماموں جان نے کہا۔

"تجویز اچھی ہے مگر اس میں تم دونوں کی جان بھی جا سکتی ہے۔"

تھیوسانگ اور کیٹی نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ وہ اتنی آسانی سے نہیں مر سکتے۔ تھیوسانگ بولا

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ ہم اپنی حفاظت خود کرنا جانتے ہیں۔ آپ اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر کیٹی کو کمانڈر کے محل میں کنیز بنا کر نوکری دلوا دیں۔ میں شاہی دربار میں خود داخل ہو جاؤں گا۔"

ماموں جان نے کہا۔

"میں صبح ہوتے ہی ایک نواب صاحب سے مل کر کیٹی کو کمانڈر کے ہاں بھجوا دوں گا۔ نواب صاحب

کمانڈر کے بہت دوست ہیں۔"

رات گزر گئی تو صبح کے وقت شہزادے کا ماموں کیٹی کو ساتھ لے کر نواب صاحب کی حویلی کی طرف روانہ ہو گیا۔ تھیوسانگ شاہی محل کی طرف چل پڑا۔ سانپ تھیوسانگ کی جیب میں ہی تھا۔ محل کے دروازے پر جا کر تھیوسانگ نے سانپ نکال کر اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لیا اور پہریدار سے کہا۔

"بادشاہ سے جا کر کہو کہ سانپوں کا دیوتا تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

پہرے دار نے پہلے تو تھیوسانگ کو وہاں سے دھکیل کر نکال دینے کی کوشش کی مگر جب سبز سانپ نے پھنکار ماری تو پہرے دار ڈر کر محل میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد واپس آیا اور بولا۔

"چلو دیوتا جی! بادشاہ سلامت نے بلایا ہے۔"

تھیوسانگ اس کے ساتھ بادشاہ کے دربار کی طرف چلا گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سنسان جزیرے کی روشنی

بادشاہ دربار لگائے تخت پر بیٹھا تھا۔

تھیوسانگ بڑی شان سے چلتا بادشاہ کے تخت کے قریب آ گیا۔ اس نے بادشاہ کو ادب سے سلام کیا تو بادشاہ اس کے ہاتھ میں سبز سانپ دیکھ کر چکرا گیا۔ کیونکہ یہ وہی سانپ تھا۔ جو اس نے شہزادے کی لاش کے ساتھ تابوت میں بند کروایا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ اور یہ سانپوں کا دیوتا اس کو شہزادے کی لاش کے بارے میں کچھ کہنے آیا ہے۔ بادشاہ درباریوں کو اس سلسلے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"دربار برخاست کیا جاتا ہے۔ ہم اس دیوتا سے تنہائی میں کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں"

درباری ایک ایک کر کے وہاں سے چلے گئے۔ تو بادشاہ تخت سے اُتر کر نیچے تھیوسانگ کے پاس آیا اور بولا۔

"تم سانپوں کے دیوتا ہو؟"

"ہاں بادشاہ سلامت!" تھیوسانگ نے سبز سانپ کلائی پر لپیٹے ہوئے کہا۔

"یہ سبز سانپ تم نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟"

تھیوسانگ سب کچھ سمجھتا تھا کہ بادشاہ کے دل [illegible] کیا ہے۔ اس نے پہلے سے سوچے ہوئے منصوبے کے مطابق کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں سانپوں کا دیوتا ہوں۔ میرے پاس اس قسم کے دو سبز سانپ تھے۔ ان میں سے ایک کہیں کھو گیا۔ اب یہ دوسرا میرے پاس رہ گیا ہے"

"کیا تم دوسرے سانپ کی تلاش میں آئے ہو؟"

تھیوسانگ نے بے نیازی سے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اِس کو تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے لیے یہ ایک سانپ ہی کافی ہے"

بادشاہ نے اطمینان کا سانس لیا۔ اُسے تسلی ہو گئی کہ اس سانپوں کے دیوتا کو کچھ معلوم نہیں کہ دوسرا سبز سانپ کہاں ہے۔ اب بادشاہ نے رعونت سے گردن اوپر اٹھائی اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم میرے پاس کس لیے آئے ہو؟"

تھیوسانگ نے بڑے اعتماد سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں سانپوں کا دیوتا ہی نہیں ہوں۔ بلکہ میرے پاس یہ سانپ ایک ایسا سانپ ہے۔ جو انسان کی طرح بات کرتا ہے۔"

بادشاہ کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ وہ سانپ کو تکنے لگا۔

"کیا؟ کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھ سکتے ہیں۔"

پھر تھیوسانگ نے سبز سانپ سے کہا۔

"اے سانپ! بادشاہ سلامت سے بات کر۔"

سبز سانپ سارے منصوبے کو سمجھ گیا تھا۔ اس نے بادشاہ کی طرف منہ اٹھا کر اپنی باریک آواز میں کہا۔

"بادشاہ سلامت خوش رہیں۔ میں آپ کا خادم ہوں۔"

بادشاہ تو دنگ رہ گیا۔ کہنے لگا۔

"میں نے ایسا عجوبہ ساری زندگی نہیں دیکھا۔"

تھیوسانگ بولا۔

"میں یہ بولتا ہوا سانپ بادشاہ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔"

بادشاہ خوش ہو کر بولا۔

"ہم تمہارے تحفے کو خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ اور تمہیں اپنے دربار کا وزیر خاص مقرر کرتے ہیں۔"

تھیوسانگ یہی چاہتا تھا۔ اسی وقت سبز سانپ کو شیشے کے ایک مرتبان میں بند کر دیا گیا۔ سارے محل میں دھوم مچ گیا کہ بادشاہ کے پاس ایک بولنے والا سانپ ہے۔ دربار کے سارے لوگوں نے باری باری سانپ کو دیکھا اور اس کی باتیں سنیں۔

تھیوسانگ کو دربار میں کرسی پیش کر دی گئی۔

بادشاہ اپنی خواب گاہ میں آیا تو اس کے پیش کار نے عرض کی کہ کاہن اعظم آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ بادشاہ نے دربار کے کاہن اعظم کو اندر بلا لیا۔ یہ کاہن بادشاہ کے شاہی مندر کا پجاری تھا۔ اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اور جسم کے ساتھ گیروے رنگ کی چادر لپٹی تھی۔ اس نے آگے ہی ادب سے جھک کر سلام کیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کاہن اعظم تم نے بھی ہمارے بولتے سانپ کو دیکھا ہوگا۔ کیا خیال ہے؟ کبھی ایسا عجوبہ پہلے کبھی دیکھا ہے تم نے؟"

کاہن اعظم بولا۔

"بادشاہ سلامت! میں اسی سانپ اور سانپوں کے دیوتا کے بارے میں کچھ کہنے آیا ہوں"

بادشاہ نے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

کاہن اعظم نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں نے شاہی تختی پر حساب لگا کر پتہ چلایا ہے کہ یہ سبز سانپ جو آپ کے محل میں موجود ہے وہی سانپ ہے۔ جسے آپ نے شہزادے کے تابوت میں بند کیا تھا"

بادشاہ کو جیسے کسی نے جھنجھوڑ دیا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کاہن اعظم! تم یہ کیسے کہہ رہے ہو؟"

کاہن اعظم بولا۔

"بادشاہ سلامت! میرا حساب کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ آپ کو اگر شک ہے تو شہزادے کی قبر کھلوا کر دیکھ لیں۔ سانپ اس کے تابوت میں نہیں

ہوگا؟"

بادشاہ تو پریشان ہو گیا۔ اس نے کاہن اعظم کے قریب آکر کہا۔

"خبردار! ابھی کسی سے کوئی بات نہ کی جائے۔ تم میرے ساتھ اہرام کی طرف چلو۔ میں ابھی جا کر اس معمے کو حل کرنا چاہتا ہوں"

بادشاہ نے کاہن اعظم کو ساتھ لیا۔ دونوں گھوڑوں پر سوار ہوئے اور محل کے عقبی دروازے سے نکل کر اہرام کی طرف روانہ ہو گئے۔ کاہن اعظم کو اہرام کے اندر جانے کا خفیہ راستہ معلوم تھا۔ گھوڑے باہر کھڑے کر کے وہ خفیہ راستے سے اہرام کے اندر داخل ہو گئے۔ اہرام کی کوٹھڑی کے اندر جاتے ہی انہوں نے دیکھا کہ تابوت کھلا ہوا ہے اور سبز سانپ کے ساتھ شہزادے کی لاش بھی غائب ہے۔ بادشاہ تو سکتے میں آ گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے خود شہزادے کو زہر دیا تھا۔ اور سبز سانپ اس کے سرہانے رکھا تھا"

کاہن اعظم بھی شہزادے کی لاش کے غائب ہو جانے سے فکر میں پڑ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! آپ کے خلاف کوئی زبردست سازش ہوئی۔ لگتا ہے کہ کوئی سازشی شہزادے کی لاش اور سانپ نکال کر لے گیا ہے اور یہ سوائے اس سانپوں کے دیوتا کے دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔"

بادشاہ غصے میں بولا۔

"میں ابھی جا کر اس سانپوں کے دیوتا کی گردن اُڑا آتا ہوں۔"

کاہن اعظم بولا۔

"ہمیں عقلمندی سے کام لینا ہوگا بادشاہ سلامت! اس خطرناک شخص سے ہمیں پہلے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ شہزادے کی لاش کہاں ہے؟ کیونکہ ممکن ہے کہ شہزادہ ابھی زندہ ہو۔"

اب تو بادشاہ بہت گھبرایا کہ اس کا دشمن ابھی زندہ ہے۔ وہ کاہن اعظم کے ساتھ اہرام سے نکل کر محل کی طرف روانہ ہوا۔ کاہن اعظم نے بادشاہ سے کہا۔

"آپ خاموش رہیں۔ یہ کام مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں خود سانپوں کے دیوتا سے شہزادے کے بارے

میں معلومات حاصل کروں گا۔"

بادشاہ نے کاہن اعظم کو ہدایت کی کہ سانپوں کا دیوتا زندہ نہیں رہنا چاہیے۔ کاہن اعظم نے بادشاہ کو یقین دلایا کہ اس کا دشمن زندہ بچ کر محل سے واپس نہیں جا سکے گا، اور اگر شہزادہ زندہ ہوا تو اسے بھی ختم کر دیا جائے گا۔

محل میں واپس آتے ہی بادشاہ نے سوچا کہ اسے سبز سانپ کو بھی مار ڈالنا چاہیے۔ کیونکہ یہ بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ تلوار کھینچ کر سبز سانپ کے شیشے کے مرتبان کی طرف بڑھا۔ سبز سانپ کو بادشاہ کی بری نیت کا احساس ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ بادشاہ اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ سبز سانپ نے زور سے اپنا جسم شیشے کے مرتبان کی دیوار پر مارا۔ مرتبان ٹوٹ گیا۔ سبز سانپ آزاد ہو کر ہوا میں بلند ہوا کہ بادشاہ کو ڈس کر مار ڈالے مگر اس کا آخری وقت آ گیا تھا۔ بادشاہ نے ہوا میں تلوار چلائی۔ تلوار کا وار سبز سانپ کے جسم کے دو ٹکڑے کر گیا۔ سبز سانپ کے منہ سے آخری پھنکار نکلی اور وہ مر گیا۔

بادشاہ نے سانپ کو کچل ڈالا اور غلام کو حکم دیا

"اس سانپ کے ٹکڑوں کو آگ میں ڈال کر بھسم کر دیا جائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غلام سانپ کے ٹکڑوں کو اُٹھا کر لے گیا۔ بادشاہ نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس کا ایک دشمن ختم ہوگیا تھا۔

اتنے میں تھیو سانگ کمرے میں داخل ہوا اور بولا۔

"بادشاہ سلامت! آج آپ دربار میں کس وقت تشریف لا رہے ہیں؟"

بادشاہ نے ایک گہری نظر تھیو سانگ پر ڈالی۔ اور بولا

"ہم دوپہر کے بعد دربار لگائیں گے۔ کیوں؟ تم کیوں فکر مند ہو؟"

تھیو سانگ نے شیشے کے ٹوٹے ہوئے مرتبان کی طرف دیکھ کر تشویش کے ساتھ کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں اپنے سانپ کی وجہ سے پریشان ہوں۔ مرتبان ٹوٹا ہوا ہے۔ سانپ کہاں چلا گیا؟"

بادشاہ نے مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں خود اسی لیے پریشان ہوں۔ میں یہاں آیا تو مرتبان ٹوٹا ہوا تھا۔ لگتا ہے تمہارا بولتا سانپ کہیں فرار ہوگیا ہے"

مگر تھیو سانگ سمجھ گیا کہ بادشاہ نے سانپ کو ہلاک کر ڈالا ہے اور اس کی سازش بے نقاب ہوگئی ہے۔

تھیو سانگ نے زیادہ پریشانی کا اظہار نہ کیا اور بولا۔

"کوئی بات نہیں بادشاہ سلامت! میں اسے تلاش کر لوں گا۔ اچھا اب میں جاتا ہوں"

یہ کہہ کر تھیو سانگ چلا گیا۔ بادشاہ اسی وقت تلوار کے وار سے اس کا کام تمام کر دینا چاہتا تھا۔ مگر اسے شہزادے کے بارے میں ابھی اس سے معلومات حاصل کرنی تھی۔

اس نے صبر سے کام لیا اور چپکا ہو کر بیٹھا رہا۔

تھیو سانگ وہاں سے نکل کر سیدھا شہزادے کے ماموں یہان کی حویلی کی طرف چلنے لگا تو محل کے شاہی مندر کے باہر کاہن اعظم نے اُسے بلا کر کہا۔

"سانپوں کے دیوتا کو شام مبارک ہو۔ کیا تم میرے ساتھ مندر میں نہیں آؤ گے؟ میں نے بادشاہ سلامت کے لیے ایک تعویذ تیار کیا ہے۔ مجھے تم سے کچھ ضروری مشورہ لینا ہے"

تھیو سانگ انکار نہ کر سکا۔ وہ کاہن اعظم کے ساتھ مندر میں چلا گیا۔

مندر میں آتے ہی کاہن نے تھیو سانگ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔ اور اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد بولا۔

"دیوتا مہاراج! تم دیکھ رہے ہو کہ بادشاہ کے ظلم و ستم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے رعایا بہت پریشان ہے۔ میں خود رعایا پر ظلم ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ اگر تم میرا ساتھ دو تو ہم رعایا کو بادشاہ کے ظلم سے نجات دلا سکتے ہیں۔"

تھیوسانگ بولا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بادشاہ کے پاس پوری فوج ہے۔"

کاہن اعظم نے کہا۔

"عوام سے بڑی طاقت کوئی نہیں ہوتی۔ رعایا ہمارے ساتھ ہوگی۔ کاش شہزادہ زندہ ہوتا۔ وہ میری آخری امید تھی مگر بادشاہ نے اسے بھی زہر دے کر مار ڈالا۔ میرے پاس ایک ایسی طلسمی دوائی ہے کہ اگر وہ شہزادے کی لاش پر مل دی جائے تو شہزادہ پھر سے زندہ ہو سکتا ہے۔ پھر ہم شہزادے کو تخت پہ بٹھا کر بادشاہ کو ختم کر دیں گے۔"

یہ کاہن اعظم کی چال تھی۔ وہ تھیوسانگ کے دل کا حال معلوم کرنا چاہتا تھا۔ تھیوسانگ کو کاہن اعظم پر ذرا بھی شک نہ ہوا کہ وہ شہزادے کے فرار سے واقف ہے۔

اس نے کہا۔

"میں آج رات تم سے بات کروں گا۔ ابھی میں ایک ضروری کام سے جنگل میں جا رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ اجازت لے کر چلا گیا۔

کاہن اعظم نے اپنے ایک رازدار جاسوس کو تھیوسانگ کے پیچھے لگا دیا کہ پتہ کرے وہ کہاں جاتا ہے۔ تھیوسانگ شہر کے مختلف بازاروں میں اِدھر اُدھر سے گھوم کر شہزادے کے ماموں کی حویلی میں داخل ہو گیا۔ جاسوس نے فوراً جا کر کاہن اعظم کو خبر کر دی۔ کاہن اعظم اسی وقت بادشاہ کے پاس پہنچا اور بولا۔

"بادشاہ سلامت! میرا اندازہ غلط نہیں ہو سکتا تھا۔ سانپوں کا دیوتا آپ کے دشمن نواب کی حویلی میں گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ شہزادہ اپنے ماموں کی حویلی میں چھپا ہوا ہے۔"

بادشاہ غصے سے کانپنے لگا۔ پھر گرج کر بولا۔

"نواب کی حویلی کو آگ لگا دی جائے۔"

اسی وقت سپاہی مشعلیں اور تیل کے پیپے لے کر نواب کی حویلی کی طرف چل دیئے۔ ایک گھبرائے ہوئے نوکر نے آ کر شہزادے کے ماموں کو خبر دی کہ شاہی سپاہی محل کو آگ لگانے آ رہے ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس وقت تھیوسانگ شہزادے سے باتیں کر رہا تھا۔

اسے معلوم ہوا تو اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہمارا راز کھل گیا ہے۔ کیا یہاں سے نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ ہے؟"

شہزادے کے ماموں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔"

اس وقت شہزادہ، تھیوسانگ اور شہزادے کے ماموں حویلی کی ایک خفیہ سرنگ میں داخل ہو گئے۔ یہ سرنگ زمین کے نیچے ہی نیچے سے ہوتی شہر کی چاردیواری سے باہر ایک ٹیلے کی طرف نکل گئی تھی۔

سپاہیوں نے آتے ہی حویلی پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ بھڑک اٹھی۔ ساری حویلی آگ کی لپیٹ میں آ گئی۔ مگر اس وقت تک شہزادہ، تھیوسانگ، اور شہزادے کا ماموں اور ساتھی وہاں سے فرار ہو کر سرنگ کے راستے سے گزر کر شہر سے دور ریت کے ایک بہت بڑے ٹیلے کے پاس پہنچ چکے تھے۔

اس وقت شام ہو رہی تھی۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ صحرا میں اندھیرے سائے اترنے لگے تھے۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"ہمیں یہاں ایک سیکنڈ بھی نہیں رکنا چاہئے۔"

شہزادے کا ماموں بولا۔

"دریا پار ایک بستی ہے۔ وہاں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ اس سے ہم گھوڑے حاصل کر کے یہاں سے بہت دور نکل جائیں گے۔"

شہزادے نے کہا:

"کیتھی کا کیا ہوگا؟"

تھیوسانگ بولا۔

"وہ میری خوشبو پا کر اپنے آپ ہمارے پاس آ جائے گی۔ اس وقت تمہاری جان بچانی ضروری ہے۔"

اور یہ لوگ صحرا میں دریا کی طرف روانہ ہو گئے۔

دوسری طرف کیتھی کو شاہی فوج کے کمانڈر کے محل میں کنیز کی حیثیت سے نوکر کروا دیا گیا تھا اور وہ کمانڈر کو ہلاک کرنے کا منصوبے بنا رہی تھی کہ اسے خبر ملی کہ شہزادے کے ماموں کی حویلی کو آگ لگا دی گئی ہے وہ پریشان ہو گئی۔ سمجھ گئی کہ راز کھل گیا ہے۔ اب اس کی اپنی زندگی بھی خطرے میں تھی۔ اگرچہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کے بارے میں کسی کو کچھ [illegible] مگر وہ شہزادے اور تھیوسانگ کی زندگیوں کے [illegible] نہیں ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے بارے میں پریشان تھی۔

کیٹی کمانڈر کے محل سے نکل کر سیدھی شہزادے کے ماموں کی حویلی کو گئی۔ دیکھا کہ حویلی جل کر راکھ کا ڈھیر بن چکی ہے۔ اس نے ہوا میں سونگھا۔ اسے تھیو سانگ کی خوشبو نہیں آرہی تھی۔ اس کا دل خوف سے دھڑک اٹھا۔ کہیں تھیو سانگ جل کر بھسم تو نہیں ہو گیا؟ لیکن اسے یقین تھا کہ تھیو سانگ جل کر نہیں مر سکتا۔ اس کی جان اس کی انگلی میں ہے۔ لیکن کیا معلوم کہ وہ حویلی میں قید ہو گیا ہو۔ اور اس کی انگلی بھی جل کر پگھل گئی ہو۔ پھر تو وہ ضرور مر سکتا تھا۔

کیٹی نے لوگوں کی باتیں سنیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ نواب کا سارا کنبہ حویلی میں جل گیا ہے۔ کیٹی پریشانی کی حالت میں واپس ہونے لگی تو اس نے حویلی سے دور شہزادے کے ماموں کے بوڑھا ملازم کو سر جھکائے بیٹھے دیکھا۔ کیٹی لپک کر اس کے پاس آ گئی۔ بوڑھا ملازم کیٹی کو حویلی میں آتے دیکھ چکا تھا۔ وہ آنسو بہا رہا تھا۔ کیٹی اس سے باتیں کرنے لگی۔ اس نے بوڑھے کو تسلی بھی اور کہا۔

"خدا کو یہی منظور تھا۔ اب رونے سے کیا ہو گا؟"

بوڑھا ملازم خاموش ہو گیا۔ پھر خاموشی سے اٹھ کر ایک طرف چل پڑا۔

کیٹی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ بوڑھا شہر کی ایک گلی میں گھس کر ایک مکان میں داخل ہو گیا۔ کیٹی کو احساس ہوا تھا کہ اس بوڑھے ملازم کو کسی راز کا علم ہے جو وہ اس سے چھپانا چاہتا تھا۔ اسی لیے وہ اٹھ کر چلا گیا تھا۔

بوڑھے کے مکان کا دروازہ بند تھا۔ کیٹی نے دروازے پر دستک دی تو بوڑھے نے خود دروازہ کھولا اور کیٹی کو دیکھ کر بولا۔

"تم میرے پیچھے کیوں لگی ہو؟"

کیٹی نے کہا۔

"بابا! تم شاید نہیں جانتے۔ میں تمہارے آقا کی دوست ہوں اور تمہاری حویلی میں میرا ایک بھائی بھی آیا ہوا تھا۔ میں تم سے صرف اتنا پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا سچ مچ میرا بھائی بھی جل کر مر گیا ہے؟"

بوڑھے نے کیٹی کو اندر بلا لیا۔ خود ایک مونڈھے پر بیٹھ گیا اور کیٹی کو تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پھر بولا۔

"بیٹی! تمہاری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنے بھائی کی زندگی کے بارے میں واقعی بہت پریشان ہو۔ میں تمہیں صرف اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا بھائی زندہ ہو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے پوچھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے بابا؟ ساری حویلی جل کر سیاہ ہو گئی ہے۔"

بوڑھا بولا۔

"اس حویلی میں ایک خفیہ راستہ بھی تھا جو شہر سے باہر نکلتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا بھائی بھی میرے آقا کے ساتھ حویلی سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہو۔ خدا کرے کہ میرے آقا اور مالکن کی جان بھی بچ گئی ہو۔"

کیٹی کو ایک دم سے حوصلہ ہو گیا۔ اس نے پوچھا:

"کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ خفیہ سرنگ کا راستہ کس طرف نکلتا ہے؟"

بوڑھا یہ راز کیٹی کو بھی نہیں بتا سکتا تھا۔ اس کو خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کیٹی بھی ان کی دشمن ہو۔ اس نے کہا۔

"میں نے تمہیں اتنا اس لیے بتایا ہے کہ اپنے بھائی کی زندگی کے بارے میں تم پریشان تھیں۔ میں صرف اتنا ہی جانتا تھا۔ مجھے سرنگ کے راستے کا کچھ علم نہیں ہے کہ وہ کہاں جا کر نکلتا ہے۔"

کیٹی سمجھ گئی کہ بوڑھا اسے اس سے آگے کچھ نہیں بتائے

واپس حویلی کے قریب آ گئی۔ اس نے دیکھا کہ حویلی کے پیچھے ایک چھوٹا سا میدان تھا۔ یہ میدان آگے جا کر ایک سڑک کے ذریعے شہر کی دیوار سے مل گیا تھا۔

کیٹی نے اندازہ لگایا۔ اگر حویلی کے نیچے کوئی سرنگ بنائی گئی ہو گی تو اس کا راستہ زمین کے اندر سے اسی طرف سے شہر سے باہر جاتا ہو گا۔ کیونکہ یہی سب سے آسان اور چھوٹا راستہ تھا:

کیٹی میدان سے گزر کر شہر سے باہر آ گئی۔ اب وہ اپنے اندازے سے سرنگ کی سیدھ میں چلنے لگی۔ کافی دور جا کر اُسے ریت کا ایک ٹیلہ نظر آیا۔ ریت کے ٹیلے کے پاس پہنچ کر اس نے اس کے ارد گرد چکر لگا کر دیکھا۔ مگر وہاں کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئی جہاں سے سرنگ کا راستہ باہر نکلتا ہو۔ ایک جگہ کیٹی کو جھاڑیاں دکھائی دیں۔ کیٹی نے جھک کر دیکھا۔ وہاں زمین پر کسی نے قدموں کے نشانوں کو جھاڑی کی شاخ سے مٹانے کی کوشش کی تھی:

کیٹی چونک پڑی۔ ضرور وہ لوگ اسی جگہ سے باہر نکلے ہوں گے اور انہوں نے اس خیال سے پاؤں کے نشان مٹا دیے ہوں گے کہ کوئی اُن کا تعاقب نہ کر سکے۔ ریت پر نشان رہنے سے بھول ... جھاڑی کی شاخ سے قدموں کو مٹانے ... پر دُور تک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے نشان پڑے ہوئے تھے. آگے سمت ریتلا میدان شروع ہو جاتا تھا. جہاں زمین پہ پاؤں کے نشان نہیں پڑ سکتے تھے.

کیٹی نے واپس آ کر جھاڑیوں کو ہٹایا تو پیچھے ایک پتھر لگا تھا. پتھر کو ہٹایا تو اس کے پیچھے ایک سرنگ نکل آئی.

کیٹی کے دل کو اطمینان ہو گیا کہ تھیوسانگ شہزادے اور ان کے ماموں کے خاندان کو لے کر اس جگہ سے نکل گیا ہوگا. کیٹی نے شمال کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ کافی دور چلنے کے بعد ایک دریا آ گیا. دریا کا پاٹ بہت چھوٹا تھا. اس کا ریتلا کنارہ گیلا تھا. یہاں اسے ایک بار پھر انسانی پاؤں کے نشان نظر آئے. یہ چار پانچ انسانوں کے قدموں کے نشان تھے.

ضرور تھیوسانگ اور دوسرے لوگوں نے اسی جگہ سے دریا عبور کیا ہوگا. کیٹی دریا میں اتر گئی. اس نے تیرتے ہوئے دریا کو عبور کیا. دوسرے کنارے پر بھی انسانی قدموں کے نشان موجود تھے. یہاں سے صحرا شروع ہو جاتا تھا اب کیٹی انسانی پاؤں کے نشان صاف دیکھ رہی تھی. اس نے تھیوسانگ کے جوتوں کے نشان پہچان لیے.

وہ صحرا میں آگے بڑھنے لگی.

صبح کا پہلا پہر گزر چکا تھا. سورج آسمان پر چمک رہا تھا. وہ پاؤں کے نشانوں پر چلی جا رہی تھی. شام کے وقت ایک صحرائی گاؤں میں پہنچ گئی. اس گاؤں سے تھیوسانگ نے گھوڑے حاصل کیے تھے. پاؤں کے نشان اس گاؤں میں بدل گئے تھے.

یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا. جہاں عورتیں کچے مکانوں کے باہر بیٹھی روٹیاں پکا رہی تھیں. مرد کھجور کے درختوں کے نیچے آرام کر رہے تھے. کیٹی نے ایک بوڑھی عورت سے پوچھا کہ یہاں سے کچھ مسافر لوگ گزرے تھے؟ عورت نے کیٹی کو بتایا کہ کل یہاں سے تین مرد اور ایک عورت گزری تھی. انہوں نے چار گھوڑے بھی خریدے تھے. کیٹی نے ان کے حلیے دریافت کیے تو ایک حلیہ تھیوسانگ کا تھا. کیٹی کو تھیوسانگ کے زندہ رہنے کی بہت خوشی ہوئی. گاؤں سے باہر اب گھوڑوں کے سموں کے نشان نظر آئے. یہ نشان شمال کی طرف جا رہے تھے.

کیٹی نے ان نشانوں کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا. صحرا میں چلتے چلتے اسے رات ہو گئی. کیٹی تھکان اور پیاس سے بے نیاز تھی. چنانچہ اس نے رات کو بھی اپنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سفر جاری رکھا۔ رات بھی گزر گئی۔ صحرا میں دن کی روشنی پھیلی تو گھوڑوں کے سموں کے نشان اسی طرح آگے کی طرف چلے جا رہے تھے۔ دن کو پچھلے پہر جو دو کیٹی کو پہلی بار ایک جگہ درختوں کے جھنڈ نظر آئے۔ یہ کوئی نخلستان تھا۔ گھوڑوں کے سموں کے نشان اسی طرف جا رہے تھے۔

قریب جانے پر کیٹی نے دیکھا کہ نخلستان کے پیچھے صحرائی ٹیلے کی اوٹ میں کسی پرانے قلعے کی ٹوٹی پھوٹی دیوار اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ گھوڑوں کے نشان اسی کھنڈر کی طرف گئے تھے۔ یہ کھنڈر کسی پرانے قلعے کے آثار تھے۔ جگہ جگہ گہرے گڑھے تھے۔ ستونوں کے بڑے بڑے گول پتھر گرے ہوئے تھے۔ ایک بارہ دری بچی تھی جس کی آدھی چھت ڈھے چکی تھی۔ اس بارہ دری کے پیچھے زمین کے اندر ایک ڈھلانی راستہ جا رہا تھا۔ گھوڑوں کے پاؤں کے نشان اسی ڈھلانی رستے پر اتر گئے تھے۔

یہاں پہلی بار کیٹی کو تھیوسانگ کی خوشبو آئی۔

ڈھلانی راستہ زمین کے اندر ایک کھلے اصطبل نما تہہ خانے میں چلا گیا تھا۔ یہاں تھیوسانگ، شہزادہ، شہزادے کا ماموں اور سپاہی بیٹھے کھانا کھانے کے بعد آرام کر رہے تھے کہ اچانک تھیوسانگ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میری بہن کیٹی آ رہی ہے۔"

اس کو کیٹی کی خوشبو آ گئی تھی۔ وہ لپک کر باہر آیا تو کیٹی ڈھلان اتر رہی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر خوشی سے کھل اٹھے۔ تھیوسانگ اسے لے کر شہزادے اور اس کے ماموں کے پاس آ گیا۔ ان سب کو زندہ دیکھ کر کیٹی بے حد خوش ہوئی۔ یہاں کیٹی کو جب تھیوسانگ کی زبانی معلوم ہوا کہ سانپ غائب ہے تو اسے افسوس ہوا۔ شہزادے نے کہا۔

"اگر ہمارا راز کھل گیا ہے تو بادشاہ نے سانپ کو ضرور مار ڈالا ہوگا۔"

کیٹی نے کہا۔

"سوال یہ ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا ہوگا؟"

تھیوسانگ نے کیٹی کو بتایا کہ انہوں نے دوسرے شہر کے بادشاہ سے مدد لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ شہزادے کے ماموں نے کہا۔

"اس شہر کا بادشاہ ہمارے شاہی خاندان کا ہمدرد ہے۔ وہ ہماری ضرور مدد کرے گا۔ کم از کم وہاں شہزادے کو حفاظت میں رکھ سکیں گے۔"

رات انہوں نے اسی کھنڈر میں بسر کی اور دوسرے روز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

صبح ہونے سے پہلے ہی اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ تین روز کے سفر کے بعد وہ اپنے ہمدرد بادشاہ کے ملک میں پہنچ گئے۔ ہمدرد بادشاہ نے ان لوگوں کی بڑی آؤ بھگت کی اور ان کی دکھ بھری داستان سن کر ایک لشکر تیار کیا اور دشمن بادشاہ کے شہر پر حملہ کر دیا۔ بڑی گھمسان کی جنگ ہوئی۔ اور دشمن بادشاہ مارا گیا۔ اس کا وزیر ہامان بھی مارا گیا۔ تخت پر شہزادے کو بٹھا دیا گیا۔ شہزادے نے تھیوسانگ کو اپنا وزیر بنانا چاہا مگر اس نے کہا۔

"ہمیں اپنے دوسرے بھائیوں کی تلاش میں جانا ہے اس لیے مجھے معاف کیا جائے۔"

شہزادے کے ماموں کو وزیر اعظم بنا دیا گیا۔ جشن تاج پوشی کے بعد تھیوسانگ اور کیٹی نے مصنوعی چاند کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ ہامان جادوگر نے مرنے سے پہلے اسے خلا میں ہی ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔ تھیوسانگ اور کیٹی کو سخت مایوسی ہوئی۔ کیونکہ اب وہ خلا میں نہیں جا سکتے تھے۔

آخر انہوں نے ایک روز شہزادے سے اجازت لی اور گھوڑوں پر سوار ہو کر کسی نا معلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ کئی روز تک وہ اس زمین کی نقل ایسے سیارے پر سفر کرتے رہے۔ پندرہ دن کے سفر کے بعد وہ سمندر کے کنارے

جا نکلے۔ ان کے سامنے ایک زبردست سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ وہ کنارے کنارے چلتے ایک چھوٹے سے شہر میں آ گئے۔ جہاں بندرگاہ پر بادبانی جہاز مال لے کر کسی دوسرے ملک روانہ ہوتے تھے۔

تھیوسانگ اور کیٹی ایک مال بردار بادبانی جہاز پر سوار ہو گئے۔ اور کسی ان دیکھے ملک کی طرف چل پڑے۔

بادبانی جہاز کئی روز تک سمندر میں سفر کرتا رہا۔ ایک روز سمندر میں زبردست طوفان آ گیا۔ بڑی بڑی لہریں اٹھنے لگیں۔ بادبانی جہاز ان پہاڑ ایسی لہروں کی زد میں آ کر کھلونے کی طرح ہچکولے کھانے لگا۔ ایک بہت بڑی لہر دور سے آئی اور جہاز کو ڈبو کر آگے نکل گئی۔

تھیوسانگ اور کیٹی سمندر کے نیچے ہی نیچے اترتے چلے گئے۔ آخر زور لگا کر وہ اوپر پانی کی سطح پر آ گئے۔ جہاز کا ایک ٹوٹا ہوا تختہ انہیں مل گیا۔ وہ اس پر سوار ہو گئے اور اپنے آپ کو لہروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ ایک ہفتہ انہیں سمندر میں تیرتے گزر گیا۔

آٹھویں روز انہیں دور ایک ساحل نظر آیا۔ سمندری لہروں نے انہیں ساحل پر پھینک دیا۔ کچھ دیر وہ ریت پر ہی پڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہے۔ پھر اُٹھے۔ ایک دوسرے کو دیکھا۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"ایسا بھیانک طوفان زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا!"

کیتھی نے کہا۔

"مگر ہم کہاں آگئے ہیں تھیوسانگ؟"

"کوئی جزیرہ لگتا ہے۔" تھیوسانگ نے چاروں طرف دیکھ کر کہا۔

ان کے کپڑے پھٹ رہے تھے۔ انہوں نے درختوں میں آکر پھل کھائے اور ایک چٹان کے نیچے بہتے چشمے سے پانی پیا۔ کئی روز سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا پیا تھا۔ اب انہوں نے جزیرے میں گھوم پھر کر اس کا جائزہ لینا شروع کیا۔ یہ جزیرہ گھنے درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ ساحل کے ساتھ کہیں کوئی آبادی نظر نہیں آرہی تھی۔

جزیرہ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ شام تک وہ سارے جزیرے میں گھوم گئے۔ کسی جگہ انہیں کسی انسانی آبادی کے آثار دکھائی نہ دیئے۔

"یہ جزیرہ تو ویران ہے کیتھی!"

کیتھی بولی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم یہاں پر آکر پھنس گئے

ہاں!"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"ہمیں یہاں کوئی جگہ بنا کر کچھ دیر رہنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کبھی ادھر سے گزرتا ہوا کوئی جہاز یہاں آکر رُکے۔"

انہوں نے رات وہاں گزار دی۔ دوسرے روز درختوں کی شاخیں توڑ کر انہوں نے سمندر کے کنارے سے چند قدموں کے فاصلے پر درختوں کے درمیان ایک جھونپڑی بنانی شروع کر دی۔ شام تک جھونپڑی تیار ہو گئی۔ فرش پر گھاس پھوس بچھا دی گئی۔ انہوں نے وہاں رہنا شروع کر دیا۔ دن بھر وہ جزیرے میں گھوم پھر کر دیکھتے کہ کہیں کوئی جنگلی قبیلہ تو وہاں نہیں رہتا اور رات کو جھونپڑی میں پڑ کر سو رہتے۔ صبح اُٹھتے ہوئے وہ سمندر پر نظریں جماتے کہ شاید کوئی جہاز ادھر آتا نظر آجائے مگر ہر بار انہیں مایوسی ہوتی۔

اسی طرح انہیں اس جزیرے پر رہتے ایک مہینہ گزر گیا۔

ایک رات جزیرے پر موت ایسی خاموشی چھائی تھی۔ سمندر کی لہریں بھی خاموش تھیں کیتھی اور تھیوسانگ جھونپڑی میں گھاس پھوس پر بیٹھے جبرالٹر اور ماریا کے بارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک جزیرے میں ایک باریک سیٹی کی آواز سنائی دی۔

کیٹی اور تھیوسانگ باتیں کرتے کرتے خاموش ہو گئے۔

"یہ کیسی آواز ہے تھیوسانگ؟ تم سن رہے ہو نا؟"

"ہاں۔ سن رہا ہوں" تھیوسانگ نے کہا۔

یہ آواز کسی باریک مگر تیز سیٹی کی آواز تھی۔ آواز تیز ہو رہی تھی۔ تھیوسانگ اور کیٹی نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ دیئے۔ کیٹی بولی۔

"یہ آواز کانوں میں سوراخ کرتی محسوس ہو رہی ہے"

آواز اور زیادہ تیز ہو گئی۔ اب ان دونوں کے کان جیسے سن ہوتے گئے۔

"کیٹی! میرا تو کان سن ہو رہا ہے۔ کیا تمہیں بھی ------"

"ہاں تھیو ------" کیٹی نے بے چین ہو کر کہا۔

وہ اس تیز اور باریک آواز سے گھبرا کر جھونپڑی سے نکل کر سمندر کی طرف دوڑے۔ اندھیرے میں وہ بھاگے جا رہے تھے۔ مگر تیز سیٹی کی آواز نے ان کے جسموں سے طاقت چھین لی اور لڑکھڑا کر ریت پر گر پڑے۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد تیز سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

مگر تھیوسانگ اور کیٹی اسی طرح بے ہوش پڑے تھے۔

جزیرے پر ایک بار پھر گہرا سناٹا چھا گیا۔ چند لمحوں کے بعد آسمان پہ نیلی اور نارنجی روشنی کی چمک پیدا ہوئی اور ایک اڑن طشتری جزیرے کے اوپر آ کر رک گئی۔ اس کے نیچے گول دائرے میں روشنی ہوئی اور ایک چھوٹا خلائی کرافٹ اس میں سے نکل کر آہستہ آہستہ اتر کر جزیرے کے ساحل پر آ کر رک گیا۔

اس خلائی کرافٹ میں چار خلائی آدمی سوار تھے۔ ان کے قد چھوٹے چھوٹے تھے۔ مگر جسم گول اور موٹے موٹے تھے۔ انہوں نے زرد رنگ کے خلائی سوٹ پہنے تھے۔ وہ جزیرے کے جنگل میں داخل ہو گئے۔ ان خلائی آدمیوں کے ہاتھوں میں پلاسٹک کے تھیلے تھے۔ وہ درختوں کے نیچے جھک کر ان میووں کو اٹھا اٹھا کر تھیلوں میں ڈالنے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئے جوان کی خلائی اُڑن طشتری کی تیز سیٹی کی آواز کی وجہ
مر گئے تھے۔ یہ خلائی آدمی اپنے سیارے سے یہاں
نیولوں کی تلاش میں آئے تھے، انہیں اپنے کسی خاص
تجربے کے لیے ایسے نیولوں کی ضرورت تھی جو ان کی خلائی
سیٹی کی تیز آواز کی لہروں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے
ہوں۔

جزیرے کے درختوں میں ساٹھ ستر کے قریب ایسے
مردہ نیولے انہوں نے اُٹھا کر اپنے تھیلوں میں ڈال لیے
جو سیٹی کی تیز آواز سُن کر بلوں سے باہر نکل آئے تھے
اور پھر سیٹی کی آواز کی لہروں نے انہیں ہلاک کر دیا تھا۔
چاروں خلائی انسان جنگل سے نکل کر اپنے ہوور کرافٹ کی طرف
آئے تو اچانک ان کی نظر اُڑن طشتری کی روشنی میں ریت
پر بے ہوش پڑے دو انسانوں یعنی تھیوسانگ اور
کیٹی پر پڑی۔ یہ چھوٹے قد کی گول مٹول مخلوق ان کے
قریب آ کر رک گئی۔ ایک آدمی نے جیب سے ایک آلہ
نکال کر تھیوسانگ اور کیٹی کے جسم کی تابکاری کو نوٹ
کیا اور ادھر وائرلیس پر کہا۔

"یہاں جزیرے پر ایک لمبے قد کی عورت
اور ایک لمبے قد کا مرد بھی بے ہوش ہے۔

ان کے جسم کی تابکاری سے معلوم ہوا ہے کہ
یہ دونوں کسی دُور دراز خلائی سیارے کے
رہنے والے ہیں۔"

اُڑن طشتری سے ان کے لیڈر نے کہا۔

"اگر ان کے قد لمبے ہیں تو ان میں سے عورت
کو اُٹھا کر لے آؤ۔"

چاروں ناٹے قد کے گول مٹول آدمیوں نے بے ہوش
کیٹی کو اٹھا کر ہوور کرافٹ میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ
ہی ہوور کرافٹ اوپر اُٹھنے لگی۔ پھر وہ ہوا میں لٹکی ہوئی
اُڑن طشتری کے نیچے سے اس میں داخل ہو گئی۔ اُڑن
طشتری نے ایک غوطہ لگا کر جزیرے کے گرد ایک
چکر لگایا اور پھر آسمان کی تاریکی میں غائب ہو گئی۔

اُڑن طشتری کی تیز سیٹی کی لہروں کا اثر اس قدر
شدید تھا کہ تھیوسانگ صبح تک ریت پر سمندر کے کنارے
بے ہوش پڑا رہا۔ جب اسے ہوش آیا تو دھوپ نکل چکی
تھی۔ سمندر کی نیلی نیلی لہریں کنارے کی ریت پر آ کر واپس
پلٹ جاتی۔ تھیوسانگ سب سے پہلے آنکھیں کھول کر کیٹی کو
دیکھنے کی کوشش کی مگر کیٹی وہاں نہیں تھی۔

تھیوسانگ نے اسے آواز دی۔ پھر اسے ریت پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قدموں کے نشان نظر آئے۔ یہ نشان انسانی جوتوں کے تھے۔
مگر بڑے چھوٹے چھوٹے تھے۔ یہ اُڑن طشتری کے ذریعے
جزیرے پر رات کو اترنے والی چھوٹے قد کی گول مٹول
مخلوق کے پاؤں کے نشان تھے، جو جنگل میں سے نکل کر ساحل کی
ریت پر آ گئے تھے۔ اور یہاں سے ساحل سے کچھ دُور جا کر
ختم ہو گئے تھے۔ اس جگہ تھیو سانگ نے ایک ایسا نشان دیکھا
جیسے یہاں کوئی تین ٹانگوں والا خلائی جہاز اُترا ہو۔ تھیو سانگ
خود بھی خلا کا رہنے والا تھا۔ اس نے رات کو تیز سیٹی
کی آواز بھی سُنی تھی۔ اسے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ یقیناً
رات کو کوئی اُڑن طشتری یہاں اتری ہوگی جس کی سیٹی
کی تیز لہروں سے وہ دونوں بے ہوش ہو گئے اور اُڑن طشتری
کی مخلوق کیشی کو اغوا کر کے اپنے ساتھ لے گئی ہے۔
تھیو سانگ مایوس ہو کر بیٹھ گیا۔

جزیرے پر دھوپ پھیلی تھی۔ سمندر کی طرف سے
ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ درختوں کی شاخیں ہوا میں جھوم رہی
تھیں۔ تھیو سانگ اُٹھ کر خلائی مخلوق کے قدموں کے نشان
لیتا جنگل میں داخل ہو گیا۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ
خلائی مخلوق جنگل میں کیا کرنے گئی تھی۔
تھیو سانگ نے اس چھوٹے سے جزیرے کا سارا جنگل
کھنگال مارا مگر اسے کوئی ایسا سُراغ نہ ملا جو خلائی مخلوق
وہاں چھوڑ گئی ہو۔ چھوٹے قد کی خلائی مخلوق تو وہاں مُردہ مچھلیاں
جمع کرنے آئی تھی۔ انہوں نے وہاں کوئی نشان نہیں چھوڑا تھا۔
تھیو سانگ نا امید ہو کر جنگل سے نکل کر سمندر کے کنارے
آ کر ریت پر بیٹھ گیا اور غور کرنے لگا کہ اگر واقعی کیشی کو
کوئی خلائی مخلوق اغوا کر کے لے گئی ہے۔ تو یہ مخلوق اُسے لے کر
کہاں اور کس سیارے پر گئی ہوگی؟
دن بھر تھیو سانگ جزیرے میں سمندر کے کنارے پھرتا
رہا۔ سورج غروب ہونے ہی والا تھا کہ تھیو سانگ کو دُور
ایک کشتی جزیرے کی طرف آتی نظر آئی۔ وہ بھاگ کر ایک
درخت کے اوپر چڑھ گیا اور ٹہنیوں میں سے سمندر کی طرف
دیکھنے لگا۔ وہ چھپ کر یہ پتہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ کون ۲۰
لوگ ہیں جو جزیرے کی طرف آ رہے ہیں۔
کشتی ساحل کے قریب آئی تو تھیو سانگ نے دیکھا
کہ کشتی میں چار آدمی سوار تھے۔ انہوں نے لمبے لمبے زرد
لبادے پہن رکھے تھے۔ ان کے سر منڈے ہوئے تھے
ماتھوں پہ سرخ لمبے نشان بنے تھے۔ ان کے درمیان
کشتی میں ایک عورت رسیوں میں جکڑی سر جھکائے بیٹھی تھی۔
کشتی ساحل پہ کھڑی کر کے یہ چاروں آدمی عورت کو کھینچتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئے ریت پر ایک جگہ لائے۔ دو آدمیوں نے پھاوڑے سے زمین میں گڑھا بنایا۔ عورت کا دہشت کے مارے بُرا حال ہو رہا تھا۔ خوف سے اس کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔

باقی دو آدمیوں نے اِدھر اُدھر سے درختوں کی خشک شاخیں اور گھاس پھوس اکٹھا کر لیا تھا۔ انہوں نے عورت کو گڑھے میں کمر تک گاڑ دیا اور اس کے ارد گرد خشک لکڑیاں اور گھاس پھوس کا ڈھیر لگا کر اسے پتھروں کو رگڑ کر آگ لگا دی۔ اب اس عورت نے اپنی زبان میں چیخ چیخ کر رحم کی درخواست کی مگر چاروں آدمیوں پر ذرا سا بھی اثر نہ ہوا۔ انہوں نے عورت کو وہیں چھوڑا اور کشتی میں بیٹھ کر واپس روانہ ہو گئے۔ ان کے جاتے ہی تھیو سانگ درخت سے اتر آیا۔ کشتی ابھی زیادہ دور نہیں گئی تھی۔ آگ عورت کے قریب پہنچ رہی تھی۔ تھیو سانگ زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ وہ زمین پر لیٹ گیا اور رینگتا ہوا آگ کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے ایک طرف سے درخت کی جلتی ہوئی شاخوں اور گھاس پھوس پر ریت ڈالنی شروع کر دی۔ عورت نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے تھیو سانگ کی طرف دیکھا۔ تھیو سانگ نے کہا۔

”فکر نہ کرو۔ میں تمہاری مدد کرنے آیا ہوں“

تھیو سانگ نے یہ جملہ اپنی زبان میں ادا کیا تھا۔ جسے [عور]ت نہ سمجھ سکی۔ عورت نے چلّا کر کہا۔

”میری مدد کرو۔ آگ میرے قریب آ رہی ہے“

اس کی زبان سے تھیو سانگ کو مدد ملی اور اس نے [عورت] کی زبان میں کہا۔

”گھبراؤ نہیں“

دھوئیں میں عورت بمشکل سانس لے رہی تھی تھیو سانگ [نے آگ کو] ایک طرف سے آگ کو بجھا دیا۔ پھر وہ رینگتا ہوا عورت [کے] قریب پہنچ گیا۔ اس نے وہاں سے جلتی لکڑیاں پرے [پھی]نک ڈالا۔ وہ خطرہ اس لیے نہیں ہو رہا تھا کہ کہیں چاروں [آدمی] اسے دیکھ نہ لیں۔ آگ کا حلقہ اب عورت سے دور [ہو] گیا تھا۔ وہ آگ سے محفوظ ہو گئی تھی مگر ابھی تک زمین میں [گڑی ہو]ئی تھی۔ تھیو سانگ نے ریت کھودنی شروع کر دی۔ تھوڑی [دی]ر بعد اس نے عورت کو ریت میں سے نکال لیا اور اسے [ساتھ] لے کر رینگتا ہوا درختوں کی طرف چلا [گ]یا۔ درختوں میں جا کر اس نے عورت کی مشکیں کھول دیں [او]ر سمندر کی طرف دیکھا۔

چاروں آدمیوں کی کشتی سمندر میں بہت دور نکل چکی تھی۔ موت کے منہ سے نکل آنے پر بھی بے چاری عورت ڈری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈری سہمی تھی۔ تھیوسانگ نے اسے اسی کی زبان میں تسلی دی تو وہ بولی۔

"تم کون ہو؟ تم ہماری زبان کیسے جانتے ہو؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرا نام تھیو ہے۔ مجھے اپنا بھائی سمجھو۔ میں اس علاقے کی کچھ زبان جانتا ہوں۔ مگر یہ لوگ تمہیں کیوں آگ میں جلانا چاہتے تھے؟"

عورت نے کہا۔

"میرا نام سامبی ہے۔ یہ چاروں آدمی لومڑ دیوتا کے مندر کے پجاری تھے۔ یہ ہر سال جزیرے کی سب سے خوب صورت لڑکی کو لومڑ دیوتا پر قربان کرنے کی غرض سے یہاں لا کر جلا دیتے ہیں۔ مگر تم یہاں کیسے آ گئے؟ اگر تم نہ ہوتے تو میں جل کر راکھ ہو چکی ہوتی۔"

لومڑ دیوتا کا نام سن کر تھیوسانگ کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس کو خیال آیا کہ کہیں اس جزیرے کے آس پاس لومڑ خلائی مخلوق تو نہیں اتری ہوئی؟ اس نے سامبی سے پوچھا

"سامبی! کل رات آسمان پر ایک روشنی ہوئی تھی اور بڑی تیز آواز سنائی دی تھی۔ کیا تمہیں

اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟"

سامبی نے کہا۔

"نہیں ــــ میں نے ایسی کوئی آواز نہیں سنی۔"

تھیوسانگ خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے سامبی سے اس کے جزیرے کے لوگوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ ان کا چھوٹا سا جزیرہ وہاں سے ایک رات کے سفر پر ہے۔ وہ جزیرے کے ایک ماہی گیر کی اکلوتی بیٹی ہے۔

"میرے ماں باپ میری موت پر رو رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اب میں دوسرے جزیرے پر لے جا کر جلا ڈالی جاؤں گی۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"کیا تم واپس اپنے ماں باپ کے پاس جانا چاہتی ہو؟"

سامبی نے کہا۔

"اگر میں وہاں گئی تو دیوتا کے پجاری مجھے پھر پکڑ لیں گے۔ اب میں وہاں نہیں جا سکتی۔ ہاں اگر تم کسی طرح میرے ماں باپ کو وہاں سے نکال کر لے آؤ تو میں اُن کے ساتھ یہاں سے دُور کسی غیر آباد سمندری جزیرے میں چلی جاؤں گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ بولا۔

"تم مجھے اپنے ماں باپ کے گھر کا پتہ اور ان کا حلیہ بتاؤ۔ میں انہیں وہاں سے نکال کر یہاں لانے کی کوشش کروں گا۔"

سامبی نے کہا۔

"مگر یہ بڑا خطرناک کام ہے۔ ایک بار پھر سوچ لو۔ میں نہیں چاہتی کہ میری خاطر تم اپنی جان گنواؤ۔ سارے جزیرے پر اژدھا دیوتا کے پجاریوں کی حکومت ہے۔ ان کے پاس ایسی طلسمی آگ ہے جس کی روشنی ان کے ہاتھوں سے نکل کر جس پر پڑتی ہے وہ جل کر بھسم ہو جاتا ہے۔"

تھیوسانگ نے چونک کر سامبی کی طرف دیکھا۔ سامبی جس طلسمی روشنی کا ذکر کر رہی تھی وہ یقیناً کوئی خلائی لیزر گن ہی ہو سکتی تھی۔ کیا یہ لوگ کسی خلائی سیارے کی مخلوق ہیں؟ تھیوسانگ سوچنے لگا۔ اس نے سامبی کو یقین دلایا کہ وہ اس کے ماں باپ کو حفاظت کے ساتھ لے کر اس کے پاس واپس آ جائے گا۔ سامبی نے تھیوسانگ کو اپنے جزیرے کے محل وقوع اور ماں باپ کے حلیے اور گھر کے بارے میں سب کچھ بتا دیا اور تھیوسانگ نے

سمندر میں سفر کرنے کے لیے کشتی تیار کرنی شروع کر دی۔

○

پھر کیا ہوا جاننے کے لیے عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط "۶۱" پڑھیے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے انکل   اے حمید

سلام مسنون! بعد شوق و مسرت و عقیدت جناب کی خدمت
میں ایک خط میں نے پہلے ارسال کیا۔ جس کا جواب آج مکتبہ اقراء
والوں کی طرف سے ملا۔ جس کے لیے میں ان کا شاکر ہوں۔
انکل آپ کی تمام کاوشیں ہمارے سامنے ہیں آپ نے
جو سلسلہ بچوں کے لیے شروع کر رکھا ہے وہ ایک مثال ہے۔
بچوں کی دنیا میں شاید ہی اتنا وسیع سلسلہ اور کوئی ہو۔
پیارے انکل! آپ کی نرتاش مشن بھی بہت مقبول ہے
اور بہت زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ خدا آپ کی شہرت کو اور
بھی چار چاند لگائے۔ آمین۔
خاص کر آپ کا عنبر ناگ ماریا کا سلسلہ میں چھوٹا سا تھا اس
وقت پڑھنا شروع کیا تھا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے میں
نائنتھ کا سٹوڈنٹ ہوں۔
آپ کے قلم نے خیالات کو جس طرح حقیقت پر فوقیت دی
ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ اور میں خود ایک عرصے تک انہیں سچا
سمجھتا رہا۔ مگر جو بھی ہے لُطف بہت آتا ہے اور معلومات
بھی مہیا ہوتی ہیں۔   فقط آپ کا ایک قاری
سمیع اللہ نیازی۔ نواں شہر۔ ایبٹ آباد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کیٹی اور خلا میں

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی ۴/۵۰
۱۰۲ غیبی خلائی شیطان ۴/۵۰
۱۰۳ ماریا دوزخ میں ۴/۵۰
۱۰۴ خلائی کمرہ ۴/۵۰
۱۰۵ مُردوں کا ستارہ ۴/۵۰
۱۰۶ خونخوار انسانی کھوپڑی ۴/۵۰
۱۰۷ خطرناک طلسمی روشنی ۴/۵۰
۱۰۸ ہیبت ناک قلعہ ۴/۵۰
۱۰۹ غیبی شیشہ ۴/۵۰
۱۱۰ ماتا دیوی کا گدھ ۴/۵۰
۱۱۱ آدھی عورت آدھا سانپ ۴/۵۰
۱۱۲ عنبر اور خلائی مخلوق ۴/۵۰
۱۱۳ کیٹی اور زندہ لاش ۴/۵۰
۱۱۴ ماریا طوفانی رات میں ۴/۵۰
۱۱۵ خطرناک تجربہ ۴/۵۰
۱۱۶ سانپ کا قیدی
۱۱۷ موت کی چھلانگ
۱۱۸ مُردے کی موت

اے حمید

اقرأ
نیا مکتبہ اقرا
شاہ عالم مارکیٹ ، لاہور